باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر و نظر

عصرِ حاضر ای پیپر

ASR-E-HAZIR

16 رجب المرجب 1444ھ | مطابق 8 فروری 2023ء | بروزِ چہارشنبہ | جلد: (۳) | شمارہ: (۳۳) | صفحات: (۸)

ترکی کو اس وقت عالمی برادری سے ہنگامی بنیادوں پر مدد کی ضرورت

عالمی ادارہ صحت کا 20 ہزار سے زائد ہلاکتوں کا اندیشہ، کئی شہر ملبے کا ڈھیر، 65 ممالک سے امدادی ٹیمیں روانہ، سخت سردی اور برفباری کے باعث امدادی کارکنوں کو دشواریاں






پڑھیے جھلکیوں میں اب تک کی صورتحال

● شام کی سرحد کے قریب واقع ترکی کے جنوب مشرقی علاقے غازی عنتیپ میں 7.8 کی شدت کا زلزلہ آیا ہے جس سے ہزاروں ہلاکتیں ہوئی ہیں۔

● زلزلے کے زوردار جھٹکوں سے کم از کم 10 ترک شہروں میں تباہی ہوئی ہے جبکہ انھیں دارالحکومت انقرہ کے ساتھ ساتھ ملک بھر میں محسوس کیا گیا۔

● ترک اور شام میں زلزلے کی تباہی سے اب تک 5000 سے زیادہ ہلاکتوں کی تصدیق ہوئی ہے جبکہ زخمیوں کی تعداد 20 ہزار سے متجاوز ہیں۔

● زلزلے سے کئی عمارتیں گر کر تباہ ہوئی ہیں اور ملبے تلے پھنسے لوگوں کو بچانے کی کوششیں جاری ہیں۔

ملبے میں پھنسے لوگ وائس میسج ‘ویڈیوز اور لائیو لوکیشن بھیج کر امداد انہیں بچانے کی درخواست کر رہے ہیں۔

● امدادی ٹیموں نے دونوں ملکوں میں 5600 سے زیادہ عمارتیں گرنے کی اطلاع دی ہے۔ ان میں کئی شہروں میں قائم کثیر المنزلہ رہائشی عمارتیں شامل ہیں جس وقت زلزلہ آیا تب یہ لوگ ان عمارتوں میں سو رہے تھے۔

● ترک صدر رجب طیب ایردوان نے ملک میں قیامت خیز زلزلے کے بعد سات روزہ قومی سوگ کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے ملک میں آنے والے ہولناک زلزلے کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا کہ ترک قوم اس وقت مشکل لمحے سے گذر رہی ہے۔ ترک حکومت کی طرف سے جاری کردہ ایک حکم نامے کے مطابق 12 فروری بہ روز اتوار شام تک ترکیہ میں قومی پرچم سرنگوں رہے گا۔

● غازی عنتیپ، جو کہ زلزلے کا مرکزی مقام تھا، میں درجہ حرارت منفی چھ سے چار تک رہ سکتا ہے مگر رات کے اوقات میں یہ گر کر منفی سات تک پہنچ جاتا ہے۔ جبکہ پہاڑی علاقوں کی طرف یہ منفی 15 تک بھی گر سکتا ہے۔ ادھر شام میں موسم اس قدر سرد نہیں۔ دن کے اوقات میں درجہ حرارت 10 سے 11 ڈگری سیلیئس ہے تو رات میں منفی تین۔ امدادی سرگرمیوں میں سرد موسم ایک بڑی مشکل ہے۔ اکثر مقامات پر رات کے اوقات میں لوگ باہر کسی جگہ آگ جلا کر جمع ہوتے ہیں۔ وہ اب بھی اپنے گھروں کو لوٹنے سے خوفزدہ ہیں کہ ایک اور زلزلہ نہ آجائے۔

● ترک حکومت نے ہنگامی حالت کے نفاذ کا اعلان کرتے ہوئے امدادی کاموں میں خلل سے بچنے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ موبائل فون استعمال نہ کریں۔

● ریسکیو اہلکار اس وقت شدید ٹھنڈ اور برفباری والے موسم میں ملبے ہٹانے اور اس میں پھنسے لوگوں کو بچانے کی کوشش کر رہے ہیں اس صورتحال کو ایک شہری نے ‘قیامت’ سے تشبیہ دی ہے۔

● شمال مغربی شام کی جیل کے ذرائع نے فرانسیسی خبر رساں ادارے اے ایف پی کو بتایا ہے کہ پیر کو تباہ کن زلزلے کے بعد قیدیوں نے بغاوت کر دی اور کم از کم 20 قیدی جیل سے فرار ہو گئے۔

● زلزلے کے بعد ترک کرنسی لیرا تاریخ کی کم ترین سطح پر پہنچ گئی جب کہ اسٹاک مارکیٹ میں شدید کمی واقع ہوئی ہے۔ لیرا کے مقابلے ڈالر کی قدر میں مسلسل اضافہ، جغرافیائی سیاسی خطرات اور مہنگائی کی شرح میں اضافے کے باعث ترک کرنسی پہلے ہی دباؤ کا شکار تھی۔ گذشتہ روز لیرا کی قدر میں 4.6 فیصد تک کی کمی واقع ہوئی جس کے بعد ایک ڈالر 18.85 لیرا پر آ گیا۔

● ترکیہ اور شام میں پیر کو علی الصباح تباہ کن زلزلے کے بعد ترکیہ کے چیہان تیل ٹرمینل پر آپریشن روک دیا گیا ہے اور کرکوک سے عراق کی تیل برآمد کرنے والی شمالی پائپ لائن کو بند کر دیا گیا ہے۔ ترک پائپ لائن آپریٹر بوٹاس نے کہا ہے کہ عراق اور آذربائیجان سے ترکیہ میں خام تیل لانے والی اہم پائپ لائنوں کو زلزلے سے کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے۔ اس معاملے پر مزید غور کے لیے ایک ہنگامی اجلاس منعقد کیا جائے گا۔

● عالمی ادارۂ صحت کے حکام کو خدشہ ہے کہ ترکی اور شام میں زلزلے سے قریب 20 ہزار اموات ہو سکتی ہیں۔ امدادی کارروائیوں میں ترک اہلکاروں اور رضاکاروں کے علاوہ 65 ملکوں کی ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں۔ مگر سرد موسم، سڑکوں کی خراب حالت اور نقصان کی شدت کی وجہ سے امدادی کارکنان کو مشکلات کا سامنا ہے۔

● امیر کویت شیخ نواف الاحمد الجابر الصباح نے ترکیہ اور شام میں زلزلوں کے جھٹکوں کے باعث ملک میں تمام تقریبات ملتوی کرنے کی ہدایت کر دی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ‘غم کے اس موقع پر کسی بھی قسم کی تقریب کا انعقاد مناسب نہیں’۔

● اقوام متحدہ میں ترکی اور شام میں زلزلہ متاثرین کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لیے ایک منٹ خاموشی اختیار کی۔

● وزیر اعظم ہند مودی نے کہا کہ ہم ترکی میں متاثرین سے یکجہتی کا اظہار کرتا ہے۔ ترکی میں انڈیا کے سفیر نے کہا کہ ‘اصل دوست وہی ہے جو ضرورت میں کام آئے۔ ‘ہندوستان کی ریسکیو ٹیمیں تربیت یافتہ کتوں اور ڈرلنگ آلات کے ساتھ ترکی پہنچ گئی۔

● سرچ اینڈ ریسکیو کی کوششوں کے لیے پیر کی شب جاپان نے اپنی امدادی ٹیمیں ترکیہ روانہ کر دی ہیں۔ جاپانی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ ترک حکومت کی درخواست، انسانی ہمدردی اور دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کے پیش نظر جاپان نے ترکی کو ہنگامی بنیادوں پر مدد فراہم کرنے کا فیصلہ کیا۔

● آسٹریلوی وزیر اعظم نے منگل کو اعلان کیا کہ ان کا ملک ابتدائی طور پر فلاحی تنظیموں کو ایک کروڑ ڈالر امداد دے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ ‘آسٹریلیا کی مدد ان لوگوں کے لیے ہوگی جنھیں اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔’ انھوں نے متاثرین کے لیے اپنی ہمدردی بھی ظاہر کی ہے۔

● پاکستانی ڈاکٹروں، پیرامیڈیکس اور ریسکیو اہلکاروں پر مبنی خصوصی ٹیمیں ترکیہ میں جاری ریسکیو اور مدد کے کاموں میں ہاتھ بٹانے کیلئے بھیجی جا رہی ہیں۔ بہت جلد ایک ہوائی جہاز بھی اشیاء ضروریہ اور ادویات لے کر ترکیہ رانہ کر دیا جائے گا۔ شہباز شریف نے کہا کہ میری ابھی عزت مآب صدر طیب اردوگان سے ٹیلیفونک گفتگو ہوئی، میں نے ترکیہ میں زلزلے کے نتیجے میں جانی و مالی نقصان پر تعزیت اور افسوس کا اظہار کیا۔ میں نے انہیں کہا ہے کہ پاکستان مشکل کی اس گھڑی میں اپنے ترک بہن بھائیوں کی ہر قسم کی مدد کیلئے شانہ بشانہ کھڑا ہے۔

● متحدہ عرب امارات ابوظبی سے امدادی سامان لے کر پہلا طیارہ جنوبی ترکیہ کے

ہلدوانی انہدامی کارروائی پر مزید آٹھ ہفتے کی مہلت، اگلی سماعت آٹھ مئی کو



نینی تال: ہلدوانی میں مبینہ طور پر ریلوے کی زمین پر تجاوزات کے معاملے پر آج سپریم کورٹ میں سماعت ہوئی۔ گزشتہ سماعت میں سپریم کورٹ نے 7 فروری کی تاریخ دی تھی۔ آج جیسے ہی سماعت شروع ہوئی اے ایس جی ایشوریہ بھاٹی نے اپنی بات رکھی۔ ایشوریہ بھاٹی نے سپریم کورٹ سے اس کا حل نکالنے کے لیے مزید 8 ہفتے کا وقت دینے کے لیے سپریم کورٹ سے اپیل کی۔ سپریم کورٹ نے ان کی درخواست منظور کر لی۔ سپریم کورٹ میں آج کیا ہوا: اے ایس جی ایشوریہ بھاٹی نے سپریم کورٹ سے مزید وقت دینے کی درخواست کی۔ اے ایس جی ایشوریہ بھاٹی نے کہا کہ حکومت کو حل تلاش کرنے کے لیے مزید وقت درکار ہے۔ اے ایس جی نے کہا کہ ہمیں مزید 8 ہفتے کا وقت دیں۔ سینئر ایڈوکیٹ کولن گونسالویس نے کہا کہ یہ ایک مصنوعی طور پر پیدا کیا گیا مسئلہ ہے۔ یہ فوری طور پر حل کیا جا سکتا ہے۔ اس پر جسٹس کول نے انہیں اے ایس جی سے بات کرنے اور غور وفکر کرنے کو کہا۔ ایس اے جی ایشوریہ بھاٹی نے کہا کہ براہ کرم ہمیں کوئی قابل عمل حل تلاش کرنے کے لیے آٹھ ہفتے دیں۔ اس پر سینئر ایڈوکیٹ سدھارتھ لوتھرا نے کہا کہ اگر پہلے ہو سکتا ہے تو۔ اس پر ایڈوکیٹ پرشانت بھوشن نے کہا کہ ٹائٹل سے پتہ چلتا ہے کہ زمین ہماری ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ اگر کسی کے پاس ٹائٹل ہے، اگر کوئی تجاوز کر رہا ہے تو اسے قابل عمل حل کی ضرورت ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ آپ سینئر ہیں، انہیں کافی کے لیے مدعو کریں اور غور کریں۔ غور وفکر کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اے ایس جی نے اس پر خوشی کا اظہار کیا۔ سپریم کورٹ کے جسٹس کول نے کہا کہ جو بھی پہل کرنا چاہتا ہے، سینڈوچ کا آرڈر دیں۔ اس کے بعد جج نے معاملہ مئی میں درج کرنے کا حکم دیا۔ بتا دیں کہ اس قبل سپریم کورٹ نے ہلدوانی کے بنبھول پورہ سے ریلوے کی زمین پر تجاوزات ہٹانے کے ہائی کورٹ کے فیصلے پر روک لگا دی تھی۔ سپریم کورٹ نے اس معاملے میں ریاستی حکومت سے جواب بھی طلب کیا ہے اور ریاستی حکومت سے باز آبادکاری اسکیم کے بارے میں بھی جانکاری مانگی ہے۔ مزید سپریم کورٹ نے کہا تھا کہ ریلوے کی ترقی بھی نہیں رکنی چاہیے، لیکن راتوں رات 50 ہزار لوگوں کو بے گھر نہیں کیا جا سکتا۔

آسام میریج ایکٹ کے تحت گرفتاریاں لمحۂ فکریہ!

انڈیا کی ریاست آسام میں پولیس نے ایسے ڈھائی ہزار مردوں اور ان کے رشتے داروں کو گرفتار کرلیا ہے جنھوں نے گزشتہ دو برس کے دوران 18 برس سے کم عمر لڑکیوں سے شادی کی ہے۔

گرفتار کیے گئے افراد میں نابالغ لڑکیوں کے شوہر، ان کے رشتے دار، شادی کرانے والے قاضی، پنڈت اور ان کے معاونین شامل ہیں۔ ریاست کے وزیر اعلی نے کہا ہے کہ نابالغ بچوں اور بچیوں کی شادی کے خلاف یہ مہم جاری رہے گی۔

انڈیا میں شادی کے لیے قانونی طور پر لڑکی کی عمر 18 اور لڑکے کی 21 برس ہونا لازمی ہے۔ ریاستی حکومت نے دو برس کے دوران ہونے والی شادیوں اور حاملہ عورتوں کے اعداد وشمار جمع کرنے کے بعد یہ مہم شروع کی ہے۔

اطلاعت کے مطابق اس سلسلے میں 4 ہزار ایف آئی آر درج کی گئی ہیں۔ پولیس نے گزشتہ جمعہ سے پیر کی دو پہر تک ڈھائی ہزار افراد کو گرفتار کیا تھا۔ اس مہم میں لڑکیوں کو گرفتار نہیں کیا گیا ہے۔ کئی مقامات پر گرفتار کیے گئے مردوں کی بیویوں اور رشتے داروں نے پولیس سٹیشن کے سامنے مظاہرے کیے ہیں۔

ڈھوبری ضلع کے ایک رہائشی شاہ عالم بیاپاری نے بتایا کہ پولیس نے ان کی بھتیجی کی شادی کے سلسلے میں ان کے بھتیجے اور لڑکی کے بھائی حفیظ الرحمان کو گرفتار کرلیا ہے۔ انھوں نے بی بی سی کو بتایا کہ ان کی بھتیجی کی شادی دسمبر 2018 میں ہوئی تھی ُاس وقت اس کی عمر 18 برس سے زیادہ ہو چکی تھی۔ میں نے اس کا پرائمری سکول سرٹیفکیٹ پولیس کو دکھایا لیکن پولیس نے اسے نہیں مانا ہے۔ ابھی تک میرے بھتیجے کو پولیس نے نہیں چھوڑا ہے۔'

بیشتر معاملات میں شوہروں کو سنہ 2006 کے نابالغ بچوں کی شادی روکنے کے قانون کے تحت گرفتار کیا گیا ہے۔ اس کے تحت دو سے تین برس تک کی قید ہوسکتی ہے۔ لیکن جن لڑکوں کی شادی 14 برس سے کم عمر کی لڑکی سے ہوئی ہے انھیں تعزیرات ہند کے انتہائی سخت قانون پاکسو کے تحت گرفتار کیا گیا ہے جس کے تحت 10 برس تک کی قید ہوسکتی ہے۔

آسام میں بچوں کی کم عمری میں شادی ایک بڑا سماجی مسئلہ ہے۔ اس طرح کی شادیاں عموماً معاشی طور پر پسماندہ طبقات میں زیادہ ہوتی ہیں۔ کم عمری میں شادی کے سبب کم عمر لڑکیاں اکثر 20 برس سے قبل ہی ماں بن جاتی ہیں جن کے سبب صحت کے پیچیدہ مسائل پیدا ہوجاتے ہیں۔

ریاستی حکومت نے آسام میں سنہ 2022 کے دوران سبھی اضلاع میں حاملہ خواتین کے اعداد شمار جاری کیے ہیں جن کے مطابق جنوری سے دسمبر 2022 تک ریاست میں 6 لاکھ 20 ہزار خواتین حاملہ ہوئیں۔ ان میں 1 لاکھ 4 ہزار خواتین یعنی تقریباً 17 فیصد خواتین ایسی تھیں جن کی عمر 19 برس سے کم تھی۔

ریاست کے وزیر اعلی ہیمنت بسوا شرما نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ نابالغ بچوں کی شادی روکنے کا قانون پارلیمنٹ میں 2006 میں منظور ہوا لیکن اس پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی۔ ُاب میں اسے اپنی حکومت کی ایک اہم ترجیح کے طور پر نافذ کر رہا ہوں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ پانچ برس میں ہماری ریاست نابالغ بچوں کی شادی کی سماجی برائی سے نجات پاجائے۔'

جن ڈھائی ہزار افراد کو گرفتار کیا ہے ان میں بیشتر مسلمان ہیں۔ ہیمنت بسوا شرما نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ُیہ ایک غیر جانبدار اور سیکولر ایکشن ہے۔ اس میں کسی مخصوص برادری کو نشانہ نہیں بنایا گیا ہے۔' انھوں نے اتوار کو ایک ٹی وی انٹرویو میں بتایا کہ اب تک جنھیں گرفتار کیا گیا ہے ان میں 58 فی صد مسلمان اور 42 فیصد ہندو ہیں۔

ریاست کے ڈھوبری ضلع ان علاقوں میں شامل ہے جہاں زیادہ گرفتاریاں ہوئی ہیں۔ ضلع کی اعلی پولیس افسر دیپتی مالی نے کہا ُہم جو بھی کر رہے ہیں وہ قانون کے مطابق کر رہے ہیں۔ اس میں کسی کے ساتھ کوئی کوئی تفریق نہیں برتی جارہی ہے۔ جو بھی کارروائی ہوگی وہ قانون کے تحت ہو گی۔'

آسام میں حزب اختلاف کانگریس کے ایک رکن اسمبلی عبدالباطن کھندیکر کا کہنا تھا کہ نابالغ بچوں کی شادیاں ایک بڑا سماجی مسئلہ ہے۔ اس پر قابو پانے کے اقدامات کی سبھی حمایت کرتے ہیں۔

ُتاہم اسے گزرے ہوئے برسوں میں ہونے والی شادیوں سے نہیں شروع کرنا چاہیے۔ بہت سے ایسے لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے جن کے یہاں نو زائیدہ بچے ہیں، کئی ایسے لوگ گرفتار کیے گئے ہیں جو شادی کے وقت بالغ تھے۔ جنھوں نے دو برس پہلے شادی کی انھیں گرفتار کیے جانے سے معاشرے میں افراتفری مچ گئی ہے۔'

عبدالباطن کھندیکر نے کہا بہتر ہوتا کہ اسے مستقبل میں ہونے والی شادیوں پر نافذ کیا جاتا۔ انھوں نے بتایا کہ بعض ایسے لڑکوں کو بھی گرفتار کیا گیا جن کی شادی بالغ لڑکی سے ہوئی تھی۔

ریاست کے سرکردہ وکیل اور حقوق انسانی کے کارکن امن ودود کا کہنا ہے کہ کم عمری کی شادیوں کو روکنے کے لیے اقدامات کیے جانے چاہئیں لیکن اگر بی جے پی کی حکومت اس کے بارے میں سنجیدہ تھی تو اسے یہ قدم چھ برس قبل اٹھانا چاہیے تھا جب وہ اقتدار میں آئی تھی۔ آسام میں چائلڈ میرج کے درج معاملوں پر کارروائی شروع ہوگئی ہے اور جمعہ کی دوپہر تک ہی 1800 سے زائد افراد کی گرفتاری عمل میں آچکی تھی۔ اس معاملے میں آل انڈیا یونائیٹڈ ڈیموکریٹ فرنٹ (اے آئی یو ڈی ایف) سربراہ مولانا بدرالدین اجمل نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ یہ سب مسلمانوں کو پریشان کرنے کے لیے کیا جارہا ہے۔ خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی کے مطابق آسام کے دھبری سے رکن پارلیمنٹ بدرالدین اجمل نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ''ہمارے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما صاحب کبھی کبھی اچانک خواب دیکھتے ہیں کہ بہت دن ہوگیا میں نے مسلمانوں کو نہیں ستایا۔ وہ نیند سے اٹھتے ہیں، اس کے بعد شروع کر دیتے ہیں کن کن منصوبوں سے مسلمانوں کو ستا سکتے ہیں۔''

دراصل جمعہ کے روز جو 1800 لوگوں کی گرفتاری کی خبریں سامنے آئی ہیں، ان میں سب سے زیادہ 136 گرفتاریاں دھبری سے ہی ہوئی ہیں۔ یہاں چائلڈ میرج کے 370 معاملے درج ہوئے ہیں۔ اس کے بعد بارپیٹا کا نمبر آتا ہے جہاں 110 لوگوں کی گرفتاری ہوئی ہے۔ اس کارروائی پر اپنا ردعمل پیش کرتے ہوئے بدرالدین اجمل نے کہا کہ چائلڈ میرج پروہبیشن ایکٹ کے تحت 2007 میں ہی بچوں کی شادی کو قابل سزا جرم بنایا گیا تھا، لیکن آسام حکومت نے اس تعلق سے ایک دن کے لیے بھی کوئی مہم نہیں چلائی۔ اب اچانک انھوں نے مہم شروع کر دی ہے اور گرفتاریاں عمل میں آنے لگی ہیں۔

اے آئی یو ڈی ایف سربراہ بدرالدین اجمل کا کہنا ہے کہ ''جب گرفتاریوں پر نظر ڈالی جائے گی تو پتہ چلے گا کہ اس میں 90 فیصد لڑکے و لڑکیاں مسلم ہوں گے۔ یہ یکطرفہ گرفتاریاں کریں گے جس کا ہمیں پورا اندازہ ہے۔ ان کا مزاج ہی مسلمان مخالف ہے۔'' بدرالدین اجمل کا کہنا ہے کہ جس طرح سے کارروائی کی جا رہی ہے، وہ مناسب نہیں ہے۔ ریاستی حکومت کو کم از کم پورے آسام میں 40-30 دنوں تک مہم چلانی چاہیے تھی۔ میڈیا کے ذریعہ لوگوں کو بتانا چاہیے تھا اور بیداری پھیلانی چاہیے تھی۔ انھوں نے کہا کہ ''جن لوگوں کی پہلے شادیاں ہو چکی ہیں، ان لوگوں کا کیا کریں گے آپ؟ ایسے پکڑتے رہیں گے تو لاکھوں کی تعداد میں لوگ گرفتار ہو جائیں گے۔ یہ تو غلط بات ہے۔ ایک تاریخ طے کرنی چاہیے تھی۔ کوئی وارننگ نہیں، کوئی مہم نہیں، صرف اس لیے کہ مسلمانوں کو ستانا ہے، وہ اس طرح کی کارروائی کریں گے۔'' واضح رہے کہ وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما نے گواہاٹی میں ایک تقریب میں شرکت کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا تھا کہ ریاست بھر میں جمعہ کی صبح سے مہم شروع کی گئی اور یہ اگلے تین سے چار دن تک جاری رہے گی۔ ریاستی کابینہ نے 23 جنوری کو یہ فیصلہ کیا تھا کہ چائلڈ میرج کے قصورواروں کو گرفتار کیا جائے گا اور ساتھ ہی وسیع بیداری مہم بھی چلائی جائے گی۔ گزشتہ کچھ دنوں کے اندر ہی پولیس نے چائلڈ میرج کے 4004 معاملے درج کیے ہیں اور اب ان درج معاملوں پر ہی گرفتاری کی کارروائی ہو رہی ہے۔

اوقاتِ نماز

برائے شہر حیدرآباد دکن واطراف

بہ تاریخ: 15/رجب المرجب 1444ھ

بہ مطابق 8/فروری 2023ء بروزِ چہارشنبہ

	ابتداء	انتہاء
فجر	5:44	6:40
ظہر	12:40	4:37
عصر	4:38	6:19
مغرب	6:20	7:28
عشاء	7:29	5:22
شروع اشراق	7:00	
زوال	12:30	
ختم سحر	5:33	
افطار	6:25	

نوٹ: سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا ایک منٹ کی تاخیر سے بھی روزہ نہیں ہوگا۔

ہم نوا گر، خوش رہے جیسے بھی حالوں میں رہے

تشنگی آنکھوں میں اور دریا خیالوں میں رہے
ہم نوا گر، خوش رہے جیسے بھی حالوں میں رہے

دیکھنا اے رہ نوردِ شوق! کوئے یار تک
کچھ نہ کچھ رنگِ حنا پاؤں کے چھالوں میں رہے

ہم سے کیوں مانگے حسابِ جاں کوئی جب عمر بھر
کون ہیں، کیا ہیں، کہاں ہیں؟ ان سوالوں میں رہے

بدظنی ایسی کہ غیروں کی وفا بھی کھوٹ تھی
سوئے ظن ایسا کہ ہم اپنوں کی چالوں میں رہے

ایک دنیا کو میری دیوانگی خوش آ گئی
یار مکتب کی کتابوں کے حوالوں میں رہے

عشق میں دنیا گنوائی ہے نہ جاں دی ہے فراز
پھر بھی ہم اہلِ محبت کی مثالوں میں رہے

احمد فراز

ترکی اور شام میں آیا خوفناک زلزلہ انسانیت کے لیے بہت بڑا صدمہ

مہلوکین کے ورثاء سے وزیر آئی ٹی کے تارک راماراؤ کا اظہارِ تعزیت



حیدرآباد 7 فروری (عصر حاضر) ترکی اور شام میں آئے قیامت خیز زلزلے کے بعد دونوں ملکوں میں قیامتِ صغری کا منظر ہے ہر طرف تباہی بربادی کے مناظر ہیں۔ امدادی سرگرمیاں جاری ہیں 65 ممالک کے کارکن راحت رسانی میں مصروف ہیں۔ ہزاروں لاشیں بکھری پڑی ہیں 'لاکھوں لوگ زخمی ہوچکے ہیں عمارتیں تباہ و تاراج ہوکر رہ گئیں بستیاں اجڑ گئے راتوں رات علاقوں کا منظر بدل گیا۔ایسے میں تلنگانہ کے وزیر انفارمیشن وٹکنالوجی کے تارک راماراو نے کہا ہے کہ ترکی اور شام میں زلزلے کے تباہی کے مناظر دیکھ کر وہ سکتہ میں آگئے ہیں۔ یہ انسانیت کے لئے بڑا صدمہ ہے۔سوشل میڈیا کے اہم پلیٹ فارم ٹوئیٹر پر سرگرم تارک راماراو نے اس خصوص میں کیئے گئے ٹوئیٹ میں دعا کی کہ خدا ترکی اور شام کے عوام کو مزید طاقت دے۔انہوں نے مہلوکین کے غمزدہ ارکان خاندان سے گہری تعزیت کا بھی اظہار کیا۔تارک راماراو نے ہیش ٹیگ ترکی ارتھ کوئیک لگایا۔

قومی سطح پر بی آر ایس کو فروغ دینے کی ضرورت: سرینواس گوڑ

حیدرآباد 7 فروری (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ کے وزیر اسپورٹس سرینواس گوڑ نے کہا ہے کہ وزیر اعلی کے چندر شیکھر راو نے تلنگانہ کو تمام شعبوں میں ترقی دی، وہ ملک کو بھی بدلنے کے خواہشمند ہیں۔انہوں نے تجویز پیش کی کہ تلنگانہ میں بی سی ذاتوں کو دی جانے والی ترجیح کو دیکھتے ہوئے قومی سطح پر بی آر ایس کی حمایت کے لیے ان ذاتوں کو آمادہ کیا جانا چاہیے۔انہوں نے رنگاریڈی ضلع کے کوکاپیٹ میں بی سی ذات کی عزت نفس کی عمارتوں کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں شرکت کی اور خطاب کیا۔انہوں نے الزام لگایا کہ پیشرو حکومتوں نے بی سی طبقات کو ووٹ بینک کے طور پر استعمال کیا تھا اوران طبقات کی فلاح و بہبود کے لئے سنجیدگی کے ساتھ کوئی مساعی نہیں کی تھی۔انہوں نے الزام لگایا کہ ملک بھر میں 80 کروڑ بی سی ہیں، مرکز نے ان کے لیے صرف دو ہزار کروڑ مختص کیے ہیں جبکہ تلنگانہ حکومت نے تلنگانہ میں دو کروڑ بی سی افراد کے لیے 6 ہزار کروڑ روپے مختص کیے ہیں۔انہوں نے کہا کہ بی سی طبقات سے تعلق رکھنے والے بچوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے قابل بنانے ریاست بھر میں 325 گروکول اسکولس قائم کئے گئے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ریاستی بجٹ میں فلاحی اسکیموں کے لیے لاکھوں کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔



70 برس سے زائد عمر کے عازمین حج کا کوٹہ بحال، حج کمیٹی آف انڈیا کی پالیسی کا اعلان

45 برس سے زائد عمر کے خواتین بغیر محرم کے حج ادا کرسکتی ہیں: صدر نشین حج کمیٹی محمد سلیم کا بیان



حیدرآباد-7 فروری (نیوز فیر سرویس) جناب محمد سلیم صدرنشین تلنگانہ اسٹیٹ حج کمیٹی وہ جناب بی۔شفیع اللہ (آئی ایف ایس) ایگزیکیٹو آفیسر نے اپنے ایک مشترکہ صحافتی بیان میں کہا کہ حج کمیٹی آف انڈیا کی پالیسی کے مطابق 70 برس سے زائد کے عمر کے عازمین حج کا کوٹہ بحال کردیا گیا ہے اب وہ بغیر قرعہ کے حج کی سعادت حاصل کرسکتے ہیں ان کے مددگار کے طور پر ان کے ہمراہ بیوی، بھائی، بہن، فرزند، دختر، پوتا، پوتی، داماد، بہو، بھانجہ، بھتیجہ کو اپنے ساتھ رکھنے کی اجازت رہے گی ہے۔جناب محمد سلیم صدرنشین تلنگانہ اسٹیٹ حج کمیٹی نے مزید کہا کہ ہندوستان کو جو کوٹہ منظور کیا گیا ہے۔اس کا 80 فیصد کوٹہ حج کمیٹیوں کو مختص کیا گیا ہے۔اور باقی 20 فیصد کوٹہ خانگی آپریٹرز کو مختص کیا گیا ہے۔جب محمد سلیم نے مزید کہا کہ جو عازمین حج پہلی مرتبہ حج کی سعادت حاصل کررہے ہوں وہی حج کے مستحق ہونگے۔انہوں نے کہا کہ عازمین حج کو ضروری ہوگا کہ وہ میڈیکل سرٹیفکیٹ پیش کریں۔ جناب محمد سلیم صدرنشین تلنگانہ اسٹیٹ حج کمیٹی نے کہا کہ ایسی خواتین عازمین حج جو 45 برس سے زائد ہوں بغیر محرم کے حج ادا کرسکتی ہیں۔عام زمرہ کے مرد عازمین حج کے گروپ میں کم از کم ایک اور زیادہ سے زیادہ تعداد چار تک ہوگی۔جناب محمد سلیم صدرنشین تلنگانہ اسٹیٹ حج کمیٹی نے کہا کہ اس مرتبہ پورے ملک میں 25 ایمبارکیشن پوائنٹس قائم کیے گئے ہیں۔جناب محمد سلیم صدرنشین تلنگانہ اسٹیٹ حج کمیٹی نے اپنے بیان کے آخر میں کہا کہ اس مرتبہ 300 عازمین حج پر ایک خادم الحجاج کا انتخاب کیا جائیگا اور کہا کہ میڈیکل سرٹیفکیٹ آرٹی پی سی آرڈ (RTPCR) سرکٹ ہیلت یونٹ کی جانب سے جاری کردہ ہو۔گورنمنٹ لیبارٹریز بشمول گورنمنٹ آف انڈیا کے ہاسپٹلس آف ریلوے، ای ایس آئی سی (ESIC) ہاسپٹلس سے جاری کردہ ہونی چاہیے۔

حیدرآباد کے گلزار حوض کو اصلی حالت میں لانے کا کام شروع



حیدرآباد 7 فروری (عصر حاضر) پرانا شہر حیدرآباد کے 16 ویں صدی کے گلزار حوض کی بحالی کا کام شروع کیا گیا ہے۔اس کام کی ذمہ دار دکن ٹیرئین ہیریٹج رسٹرویشن کنزرویشن کمپنی کے حوالے کی گئی ہے۔اس کام کے سلسلہ میں رجسٹرڈ کنٹراکٹر میر خان نے بتایا کہ اس حوض کو اس کی اصلی حالت میں واپس لانے کا کام کیا جارہا ہے۔انہوں نے کہا کہ اس حوض کے اندر پانی جمع ہو رہا ہے اور اس کا فوارہ بھی ناکارہ ہوگیا ہے جس کو دیکھتے ہوئے اس کو اصلی حالت میں قدیم ڈیزائن کے مطابق لانے کی مساعی کی جارہی ہے۔اس پر جالی بھی لگائی جائے گی۔اس کے سائز میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔انہوں نے کہا کہ گلزار حوض کا قدیم ڈیزائن الگ تھا۔حکومت کے منصوبہ کے مطابق اس اہم حوض کو پرانے اصل ڈیزائن کے مطابق بنایا جائے گا۔اس کی تعمیری صرفہ کا رقمی تجزیہ کیا جارہا ہے۔اس کے نیچے کتنا کام ہے، اس میں کتنے پانی کی گنجائش رہے گی، درمیان میں فاونٹین، باہری حصہ میں گرل لگانے کے سلسلہ میں اندرون ہفتہ یا دس دن بجٹ معلوم ہوجائے گا۔دو ماہ میں اس کو اصلی حالت میں واپس لانے کے اقدامات کئے جائیں گے کیونکہ گلزار حوض عوامی علاقہ ہے اور رمضان بھی شروع ہونے والا ہے۔انہوں نے کہا کہ مولا علی کمان کا کام بھی انہوں نے ہی انجام دیا ہے۔ساتھ ہی پتھر گٹی کو خوب صورت بنانے کا کام بھی انہوں نے ہی انجام دیا ہے۔انہوں نے نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ آصف سابع نواب میر عثمان علی خان بہادر کے دور میں اس گلزار حوض کے اطراف زنجیر لگائی گئی تھی تا کہ اس کو دیکھنے والے اس سے آگے نہ بڑھ سکیں۔اُس دور میں اس حوض میں میٹھا پانی رکھا جاتا تھا۔آج کے عصری دور کے حالات کے مطابق اس کے فوارہ کا کام کیا جائے گا۔اس حوض کے کام کے سلسلہ میں اس کے اطراف ٹین کا شیڈ لگایا گیا ہے۔اس کام کے سلسلہ میں نو پارکنگ کی گئی ہے، پولیس بھی اس سلسلہ میں تعاون کررہی ہے۔پیر کی رات اس کام کے آغاز کے ساتھ ہی سوشل میڈیا اور مقامی میڈیا پر طرح طرح کی خبریں گشت کرنے لگیں۔گلزار حوض سے بڑی بڑی مشینوں کی مدد سے کنکریٹ کو نکالنے کے کاموں کام کو دیکھ کر عوام کی بڑی تعداد جمع ہوگئی۔بعد ازاں پولیس کو طلب کیا گیا جس نے ہجوم کو منتشر کردیا۔اس گلزار حوض کو 5 ویں قطب شاہی فرمانروا محمد قلی قطب شاہ کے وزیر اعظم میر مومن استرآبادی نے تعمیر کروایا تھا۔اسے شہر کے مقامی عوام کے لیے پینے کے پانی کے چشمے کے طور پر بنایا گیا تھا۔1724 میں اس حوض میں کئی تبدیلیاں کی گئی تھیں۔

اب چپ کے بجائے QR کوڈ کے ساتھ آرسی اور ڈرائیونگ لائسنس کا اجراء

حیدرآباد۔ 07۔فروری (سرفراز نیوز ایجنسی)۔ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ نے 'چپ کے بجائے QR کے ساتھ آرسی اور ڈرائیونگ لائسنس جاری کرنا شروع کردیا ہے۔گریٹر حیدرآباد ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ میں آٹو کے شیپر کیپوریٹی واںڈر نے تین ماہ سے QR لاگو کیا ہے۔چپس کی درآمد پر پابندیوں کے پس منظر میں بیرون ملک ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ نے یہ فیصلہ قلت کی وجہ سے کیا ہے۔برسوں سے محکمہ ٹرانسپورٹ نئی گاڑیاں خریدنے اور ڈرائیونگ لائسنس حاصل کرنے والوں کو الیکٹرانک چپ والا کارڈ دے رہا ہے۔اس ڈیزائن کردہ چپ میں مکمل معلومات ڈرائیور کی گاڑی سے متعلق تفصیلات کے ساتھ اس میں محفوظ کیا جاتا ہے۔جب اہلکار معائنہ کے مقصد سے اس چپ کو اسکین کریں گے تو لائسنس جاری کرنے والے محکمہ ٹرانسپورٹ کے دفتر کی تفصیلات فوری طور پر معلوم ہوجائیں گی۔ پولیس ڈپارٹمنٹ۔کاریں، ایسا کیس جہاں بائک اور دیگر گاڑیاں چوری کرنے والے مجرم پکڑے جاتے ہیں اور بھاگ جاتے ہیں کیا یہ 'چپ X کی مدد سے ایک حقیقی گاڑی ہے یا جعلی یہ معلوم ہے۔اس کے علاوہ کسی حادثے کی صورت میں یہ چپ گاڑیوں کی رجسٹریشن دستاویزات اور ڈرائیونگ لائسنس پر استعمال ہونے والی چپس زیادہ تر چین اور جاپان سے درآمد کی جاتی ہیں۔ حالیہ دنوں میں درآمدات میں کمی آئی ہے۔اس پس منظر میں محکمہ ٹرانسپورٹ کے علاقائی دفاتر میں کارڈز کے اجراء میں تاخیر ہوئی۔کارڈز کا اجراء زیر التواء، گاڑی چلانے والوں کو آرسی اور ڈرائیونگ لائسنس کے حصول کے لیے چالیس دن سے زیادہ انتظار کرنا پڑتا ہے۔ان مشکلات کو دور کرنے کے لیے محکمہ ٹرانسپورٹ نے چپس کے بجائے کیو آر کوڈ سسٹم متعارف کرایا ہے۔متعلقہ محکمے کے افسران نے بتایا کہ اگر آپ کیو آر کوڈ کو اسکین کرتے ہیں تو آپ چپ کی طرح مختصر معلومات جان سکتے ہیں۔ ڈرائیور بھی خوش ہیں کہ QR کوڈ کی وجہ سے چپ کارڈز کے اجراء میں کوئی تاخیر نہیں ہو رہی ہے۔

تلنگانہ میں وزراء نے عزت نفس عمارتوں کا سنگ بنیاد رکھا

حیدرآباد 7 فروری (ایجنسیز) تلنگانہ کے وزیر افزائش مویشیاں ٹی سرینواس یادو نے زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ بی سی طبقہ کی بہبود کے لئے ریاستی بجٹ میں 6200 کروڑ روپئے الاٹ کئے گئے ہیں۔انہوں نے اپنے کابینی رفقا گنگولا کملاکر، سرینواس گوڑ کے ساتھ کوکاپیٹ میں عزت نفس کی عمارتوں کا سنگ بنیاد رکھا۔انہوں نے اس موقع پر کہا کہ وزیر اعلی کے چندرشیکھر راو ایک عظیم لیڈر ہیں جنہوں نے بی سی طبقہ کی عزت نفس میں اضافہ کے لیے کروڑوں روپے مالیت کی زمین الاٹ کی۔انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ عمارتوں کی تعمیر کے لیے کروڑوں روپے فراہم کرنے کا سہرا تلنگانہ ریاستی حکومت کے سر ہے۔کوکاپیٹ میں 10 ایکڑ پر 10 کروڑ کی لاگت سے یہ عمارتیں تعمیر کی جائیں گی۔دو منزلوں پر تمام سہولیات ہوں گی۔اس موقع پر وزراء نے سڑکوں، پینے کے پانی اور دیگر بنیادی سہولیات کی فراہمی کے کاموں میں تیزی کی بھی ہدایت دی۔

مشکل حالات سے نکلنے کے لیے امتِ مسلمہ کو مساجد کا رخ کرکے اپنے روٹھے رب کو منانا ہوگا

مجلس تحفظ ختم نبوت کاماریڈی کی زیرنگرانی ملکاپور میں تعمیر کردہ "مسجد حضرت جی مولانا یوسف کاندھلویؒ" کا افتتاحی اجلاس، مفتی سعید اکبر قاسمی و مفتی منور و دیگر کے اہم ترین خطابات

کاماریڈی: 7/فروری (پریس نوٹ) اللہ نے اپنی بندگی اور معرفت کے لئے انسان کو پیدا کیا، اپنے اندر مقام احسان پیدا کریں، اور یہ رجوع الی اللہ، تعلق مع اللہ یعنی مسجدوں کو آباد اور نمازوں کے ادا کرنے سے حاصل ہوتی ہیں، امت مشکل حالات سے گذر رہی ہے، اس لیے مسجدوں کو آباد کریں، مسجدیں اذان، نماز، اذکار اور تعلیمی حلقوں سے آباد ہوتی ہیں، جس سے پورے علاقے میں ہدایت کی ہوا چلتی ہے، اللہ نے انسانوں اور جنات کو بھی اپنی عبادت اور بندگی اور معرفت کیلئے پیدا کیا، مقصد زندگی کو پہچاننا ضروری ہے، ورنہ یہ گناہ ہے اور رب کو بھلانے کا جرم عظیم بھی ہے، مقصد زندگی کو سمجھنے کیلئے عبادت کا حکم دیا، اور اسی عبادت کی ادائیگی کیلئے اللہ نے مسجدوں کو بنایا، جہاں مسجد نہیں ہوتی ہے وہاں مسلمانوں کو مسلمان ہونے کا احساس نہیں ہوتا، یہ مساجد روحانیت کے ٹرانسفارمر ہیں، یہاں سے مسلم گھروں میں روحانی طاقتیں منتقل ہوتی ہیں، اس سے گھر میں اسلام زندہ ہوتا ہے، کاماریڈی ضلع کے منڈل بی بی پیٹ کے موضع ملکاپور میں مجلسِ تحفظ ختم نبوت کاماریڈی کی زیرنگرانی مسجد حضرت مولانا یوسف کاندھلویؒ کی تعمیر فرزندان حافظ محمد عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حسن تعاون سے مکمل ہوئی، جسکے افتتاحی اجلاس سے صدارتی خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا مفتی سعید اکبر صاحب نقشبندی دامت برکاتہم نے ان خیالات کا اظہار کیا، اور سلسلہ خطاب کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ نماز کی پابندی سے روزی میں برکتیں ملتی ہیں، جیسے مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے؛ اسی طرح نماز کی برکت سے روزی کی برکات ملتی ہیں، مسجد نام ہے اللہ کے سامنے سر جھکانے کا، صرف جمعہ کے نمازی نہ بنو بلکہ پانچ وقت پابندی کے



ساتھ نمازوں کا اہتمام کرو، نوافل نماز کے ذریعے اللہ سے تعلق قائم کرو، مسنون دعاؤں کی عادی بنائیں، اپنے اندر مقام احسان پیدا کریں۔ حافظ محمد فہیم الدین منیری ناظم مجلس نے بیان میں کہا کہ اس پرفتن دور میں جبکہ ہر لمحہ فتنہ رونما ہو رہا ہے، بھولے بھالے مسلمانوں کے ایمان وعقائد پر ڈاکہ زنی کی جارہی ہے، اس لیے ہمیشہ ہمیں چوکنا رہنے کی ضرورت ہے، جتنے بھی فتنے رونما ہو رہے ہیں؛ وہ سب کے سب اسلام کے غدار ہیں، جو تاج ختم نبوت سے چھیڑ چھاڑ کی جرات کرے وہ غداروں کا سرغنہ ہے، اس تاج ختم نبوت کی حفاظت ہمارا اولین فریضہ ہے، ہر ایک سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا، اگر ہم روز محشر آقا مولا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت چاہتے ہیں حضور ﷺ کے دست مبارک سے آبِ کوثر پینا چاہتے ہیں؛ تو پھر تحفظ ختم نبوت کا کام کرنا ہمارے لئے ضروری ہے، فتنوں سے امتِ مسلمہ کے افراد کو آگاہ کرنے کیلئے گلی گلی محلہ محلہ، گاؤں گاؤں عقیدہ ختم نبوت سمجھانے کیلئے تحفظ ایمان وتحفظ عقائد کے پروگرام کا انعقاد وقت کی اہم ترین ضرورت ہے، تمام معاونین بالخصوص حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خاندان کیلئے خصوصی دعاؤں سے نوازتے ہوئے اظہارِ تشکر پیش کیا کہ متحدہ ضلع نظام آباد کے سب سے آخری دیہات پر حضرت مفتی صاحب مدظلہ اور محترم انور صاحب ٹیچر کے توسط سے تمام تر ضروریات وسہولیات سے آراستہ خوبصورت مسجد تعمیر کروائی اللہ تعالی دنیا وآخرت میں اجر عظیم عطاء فرمائیں، مولانا نظرالحق قاسمی نگران مجلس نے مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کاماریڈی جس کی صدارت وقیادت مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا ابرارالحسن رحمانی قاسمی مدظلہ فرمارہے ہیں، اس کے تحت تین اضلاع کاماریڈی، سرسلہ اور میدک کے مختلف مقامات پر 84 مکاتب کے ذریعہ لوگوں کے ایمان وعقائد کے تحفظ کے کام پچھلے بیس سال سے زائد 67 معلمین کی خدمات کے ساتھ ہورہے ہیں، ذمہ داران وخدام مجلس مسلسل الحمدللہ تمام دیہاتی بچوں کی دینی تعلیمی نظام کے علاوہ انکی فکری رجحانات کی کامیاب کوشش کرتے ہوئے انہیں مسجد ومکتب سے جوڑ رہے ہیں، ضرورت ہے کہ مجلس سے مربوط ہوکر جانی، مالی تعاون پیش کریں، جلسہ کا آغاز قاری عظمت کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، طلباء مکتب جامع مسجد بی بی پیٹ وملکاپور نے بہترین تعلیمی مظاہرہ بھی پیش کیا، فرزندان محترم حافظ محمد عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا، مفتی محمد خواجہ شریف مظاہری ترجمان مجلس تحفظ ختم نبوت کاماریڈی نے مسجد کی تعمیر وتوسیع میں اور اجلاس کی کامیابی کے لئے جو محنتیں کئے ہیں، ان تمام کا شکریہ ادا کیا۔ علماء کرام، حفاظ کرام، صدور مساجد کے علاوہ اطراف واکناف اور دور دراز سے ختم نبوت کے پروانوں نے کثیر تعداد میں شرکت کیا، اور علماء کرام کے پند ونصائح سے خوب استفادہ کیا۔

کثرت سے استغفار کرنے سے زندگی میں برکت ہوگی

دارالعلوم عزیزیہ میں مولانا انیس احمد آزاد قاسمی کا خطاب



عادل آباد۔ اللہ تعالی اپنے بندوں سے بے انتہا محبت کرتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار مفسر قرآن حضرت مولانا انیس احمد آزاد بلگرامی نقشبندی نے ضلع عادل آباد کے بیلا منڈل میں واقع دارالعلوم عزیزیہ دہے گاؤں کے فقید المثال 11 ویں سالانہ عظیم الشان جلسہ عام و" دستار بندی حفاظ کرام" اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے اجلاس میں بحیثیت مہمان خصوصی شرکت کی۔ مولانا بلگرامی نے اس جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے علم اور علم دین حاصل کرنے اور دینی مدارس کی اہمیت سے واقف کروایا اور قرآن کریم کو حفظ کرنے کی فضیلت پر روشنی ڈالی۔ مولانا کا کہنا تھا کہ اللہ تبارک وتعالی اپنے بندوں سے بے پناہ محبت کرتا ہے۔ اگر ہم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں وہ توبہ کو قبول کرنے اور گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کثرت سے استغفار کرنے سے زندگی میں برکت ہوتی ہے اور غیب سے مدد وتنگدستی دور ہوتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری رسول ماننا ہی ہمارے کامل ایمان کی دلیل ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ایمان والے کم از کم ہفتے میں ایک آیت ہی سیکھ لیں تو اللہ تعالی کے پیغام کو ہم حقیقی معنوں میں سمجھ سکتے ہیں۔ مولانا عتیق احمد قاسمی نے والدین کو اولاد کے حق میں صحیح تربیت و دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کی ترغیب دی۔ کہا کہ بچے نقل کرنے والے ہوتے ہیں اس لئے والدین کو چاہیے کہ وہ فون کا کثرت سے استعمال کے بجائے اپنے نونہالوں کے لیے وقت نکالیں تاکہ ان کی صحیح تربیت ہو سکے۔ روزانہ گھروں میں تلاوت ذکر واذکار کا ماحول بنائیں۔ تاکہ ہمارے بچے بھی قران کی تلاوت ذکر واذکار کرنے والے بنیں۔ نیز یہ بھی کہا کہ ہم حفاظ بننے والے بچوں کی قدر نہیں کرتے وہیں اگر بچہ ڈاکٹر یا انجینئر بنتا ہے تو اس کی قدر زیادہ کرتے ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کے ساتھ برابری کا معاملہ کریں۔ اس موقع مدرسہ ھذہ میں حفظ قرآن کریم مکمل کرنے والے خوش نصیب طلباء کو مہمان علماء کے ہاتھوں دستار بندی کی گئی اور مبارکباد پیش کرتے ہوئے تحائف سے نوازا گیا۔ اجلاس کی سرپرستی استاذ الاساتذہ محترم جناب الحاج مولوی بشیر احمد صاحب صدر المدرسین مدرسہ روضتہ العلوم نرمل نے کی، جبکہ صدارت حضرت مولانا محمد سرور صاحب منصوری قاسمی نقشبندی نے کی، نگرانی حضرت مولانا محمد شاہد علی صاحب مظاہری نائب ناظم دارالعلوم صدیقہ خانہ پور نرمل نے کی۔ ناظم مدرسہ حضرت مولانا محمد اکبر الدین حسامی نے نظامت کے فرائض انجام دیے اور مدرسہ کی کارکردگی پر تفصیلی روشنی ڈالی اور تمام سے اظہار تشکر کیا اور مدرسہ کی ترقی میں معاون بننے کی خواہش کی۔ مدرسہ ھذا کے اساتذہ ونوجوانان دہی گاؤں اور بیلا نے مہمانوں کا استقبال کیا اور انتظامات کو قطعیت دی۔ ضلع عادل آباد کے علماء وحفاظ کے علاوہ مرد وخواتین کی کثیر تعداد نے عظیم الشان جلسہ میں شرکت کرتے ہوئے جلسہ کو کامیابی سے ہم کنار کیا اور خوب دعاؤں سے نوازا۔ مہمان علمائے کرام کی دعا پر جلسہ کا اختتام ہوا۔ اخیر میں ذمہ داران مدرسہ حاجی الطاف احمد اور حاجی عبدالقیوم تمام شرکاء سے اظہار تشکر کیا۔

عادل آباد میں صرف 9 ماہ کے عرصہ میں تکمیل حفظ قرآن کرنے والے طالب علم اور اساتذہ کی گلپوشی

عادل آباد: 7/فروری (عصر حاضر نیوز) صفا بیت المال شاخ عادل آباد کے ذمہ داران کے ایک وفد نے آج بروز منگل بتاریخ 7فبروری 2023 شہر عادل آباد کا قدیم وبافیض دینی اقامتی ادارہ دارالعلوم محمدیہ پہونچ کر امسال





صرف 9 ماہ کی مدت میں تکمیل حفظ قرآن کی سعادت حاصل کرنے والے طالب علم محمد ریحان سلمہ اور انکے استاذ محترم حافظ وقاری شیخ سرتاج اشاعتی صاحب صدر مدرس مولانا شیخ احمد رمضانی صاحب کے ساتھ تمام اساتذہ وانتظامیہ کی گلپوشی اور شال پوشی کی گئی اور سالانہ جلسہ میں شرکت اور اس کی کامیابی کے لیے اپیل کی گئی۔ اس موقع پر صدر مولانا سید مبشر احمد معتمد حافظ کاظم خازن حافظ عبدالعزیز ونائب صدر حافظ شیخ بشیر اور حافظ امجد خان موجود تھے۔

اُردو ٹیچرس اسوسی ایشن تلنگانہ کی نارائن پیٹ ضلع ایجوکیشن آفیسر سے تحریری نمائندگی

نارائن پیٹ: اُردو ٹیچرس اسوسی ایشن تلنگانہ ضلعی شاخ نارائن پیٹ کے صدر جناب فضل الرّحمٰن کی صدارت میں یونین کا ایک وفد جن میں UTA-TS کے ریاستی صدر جناب خواجہ قطب الدین و دیگر ضلعی صدور و جنرل سکریٹریز، نے آن لائن پر پیش کردہ اساتذہ کی مخلوعہ



جائیدادوں کی فہرست میں اُردو میڈیم کی مخلوعہ جائیدادوں پر تلگو میڈیم کے زمرے میں پیش کیا گیا ہے جس کی نشاندہی کرتے ہوئے نارائن پیٹ ضلع ایجوکیشن آفیسر جناب ڈاکٹر شیخ لیاقت علی سے ملاقات کرتے ہوئے ایک تحریری یادداشت پیش کرتے ہوئے اُردو اساتذہ کے مسائل کو فی الفور حل کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ ضلع پریشد ہائی اسکول بوائز اُٹکور کے اُردو میڈیم کی دو مخلوعہ جائیدادیں جن میں SA(English اور TeluguSA)) کو تلگو میڈیم زمرے میں شامل کرتے ہوئے بتایا گیا ہے۔ اُسی طرح ضلع پریشد ہائی اسکول اُردو میڈیم، مدّور اور کوسگی کے اسکولوں کے SA(English اور TeluguSA)) جائیدادوں کی تصحیح کی نمائندگی کی گئی چونکہ یہ تمام پوسٹ اُردو میڈیم کے بجائے تلگو میڈیم میں پیش کی گئی ہیں۔ اس موقع پر اردو ٹیچرس اسوسی ایشن محبوب نگر کے ضلعی صدر جناب محمد۔ سلام خاں، جنرل سکریٹری جناب انصاری بن احمد، نارائن پیٹ ضلعی جنرل سکریٹری جناب محمد محی الدین احمد، خازن جناب محمد۔ عثمان اور اردو ٹیچرز یونین کے دیگر اراکین اس موقع پر موجود تھے۔ واضح رہے کہ اردو ٹیچرس اسوسی ایشن کے ذمہ داران اُردو کی ترقی میں اور اُردو اساتذہ کے مسائل کے حل میں کافی جدوجہد جاری رکھی ہوئی ہے۔ ان اساتذہ کی کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ یہ تنظیم آج اُردو کے کاز میں اہم رول ادا کر رہی ہے۔

حاملین قرآن اپنے مقام اور ذمہ داریوں کو سمجھیں!

مفتی زکریا مفتاحی کیرانوی کا علماء، حفاظ اور ائمہ سے خطاب

جمعیۃ الحفاظ کریم نگر کے زیر اہتمام "علماء کرام، حفاظ عظام اور ائمہ مساجد" کا خصوصی اجلاس مدرسہ عربیہ اشرف العلوم کریم نگر میں منعقد ہوا، جس میں مہمان خصوصی ملک کے معروف عالم دین حضرت مفتی محمد زکریا مفتاحی کیرانوی صاحب نے خطاب کیا، مفتی صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں طلب علم کی جستجو کرنے والوں کا بہت بڑا مقام ہے، جو شخص بھی علم حاصل کرنے کے نکلتا ہے اللہ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں، دین کا طالب اتنا معزز ہے کہ فرشتے اس کیلئے پر بچھاتے ہیں، عالم کیلئے آسمان وزمین کی تمام مخلوق حتی کہ پانی میں مچھلیاں مغفرت کی دعا کرتی رہتی ہیں، لیکن یہ تمام عظمتیں ورفعتیں، اور ساری کی ساری سعادتیں وبرکتیں اس وقت ہیں، جب علم کا طالب اپنے علم کی حق تلفی نہ کرے، حصول علم کے دوران اور اس کے بعد کی جو ذمہ داریاں ہیں ان سے پہلوتہی نہ کرے، بلکہ حالات چاہے جتنے بھی ناساز گار ہوں ہر موقع ہر اپنی ذمہ داریوں کو پوری کرنے کی فکر کریں، امت کی دینی رہبری ورہنمائی کا فریضہ انجام دیتے رہیں، خصوصا موجودہ دور جو کہ نت نئے فتنوں کے عروج کا دور ہے، ایسے میں راہ حق کی طرف لوگوں کو بلانا اور دین اسلام کی تعلیمات کو لوگوں کے سامنے پیش کرنا یہ اہل علم کی ذمہ داری ہیں۔ اس موقع پر حافظ احمد منقبت شاہ خان صدر قاضی وصدر جمعیۃ الحفاظ کریم نگر نے مہمان مکرم اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ اس اجلاس پر مفتی محمد یونس القاسمی ناظم مدرسہ اشرف العلوم کریم نگر، مفتی محمد صادق حسین قاسمی صاحب، حافظ ضیاء اللہ خان صاحب، حافظ محمد معظم حسین فیضی صاحب، حافظ صادق علی احمد صاحب، حافظ سید رضوان فلاحی صاحب، حافظ مدثر الرحمن، مفتی شاداب تقی قاسمی علاوہ علماء کرام، حفاظ عظام اور ائمہ مساجد کثیر تعداد میں موجود تھے۔

سنگاریڈی: جھاڑیوں میں نوزائیدہ لڑکی پائی گئی

سنگاریڈی: 7 فروری (عصر حاضر) تلنگانہ کے سنگاریڈی ضلع کے رُکما پور گاوں کے نواح کی جھاڑیوں میں ایک نوزائیدہ لڑکی پائی گئی۔ یہ واقعہ منگل کی صبح پیش آیا۔ مقامی افراد کے مطابق اس علاقہ میں نوزائیدہ کے رونے کی آواز سن کر انہوں نے اس کو تلاش کیا جس پر یہ لڑکی پائی گئی۔ مقامی افراد نے فوری طور پر پولیس اور محکمہ صحت کے ذمہ داروں کو اس بات کی اطلاع دی جنہوں نے اس نوزائیدہ لڑکی کو علاج کے لئے ایریا اسپتال ظہیر آباد منتقل کیا۔ پولیس نے اس سلسلہ میں ایک معاملہ درج کرکے جانچ شروع کردی تاکہ یہ پتہ چلایا جاسکے کہ اس نوزائیدہ لڑکی کو کس نے یہاں پر چھوڑا ہے۔

ماں کی ڈانٹ پر بیٹے نے خودکشی کرلی

حیدرآباد 7 فروری (ذرائع) ماں کی ڈانٹ پر بیٹے نے خودکشی کرلی۔ یہ واقعہ شہر حیدرآباد کے بالانگر میں پیر کی شب پیش آیا۔ تفصیلات کے مطابق سائی کمار نامی نوجوان بالانگر اولڈ ویلیج میں اپنے خاندان کے ساتھ مقیم تھا۔ سائی کمار کی ماں نے کسی مسئلہ پر اس کی ڈانٹ ڈپٹ کی جس پر وہ کافی مایوس تھا۔ اس کی ماں جب شام میں مکان واپس ہوئی تو اس نے اپنے بیٹے کو پنکھے کے لٹکتا ہوا دیکھا۔ پولیس نے شبہ ظاہر کیا کہ ماں کی جانب سے ڈانٹ پر مایوسی کے عالم میں ہی اس نوجوان نے یہ انتہائی اقدام کیا۔ اطلاع پر پولیس وہاں پہنچی جس نے اس سلسلہ میں ایک معاملہ درج کرکے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا۔

اگنی ویر دراصل آر ایس ایس کا نظریہ ہے جسے اجیت ڈوبھال نوجوانوں پر تھوپ رہے ہیں

اڈانی مودی کے کون ہوتے ہیں؟ لوک سبھا میں خطبہ صدارت پر بحث کے دوران راہل گاندھی نے مرکزی حکومت پر کی سخت تنقید

نئی دہلی: لوک سبھا میں صدر کے خطاب پر بحث کے دوران کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے کہا کہ پچھلے چار مہینوں میں ہم نے کنیا کماری سے کشمیر تک بھارت جوڑو یاترا کی۔ اس دوران ہم تقریباً 3600 کلومیٹر پیدل چلے۔ اس سفر میں ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ لوگوں کی آواز، ہندوستان کی آواز کو دل کی گہرائیوں سے سننے کا موقع ملا۔ یاترا کے آغاز میں میں نے سوچا کہ 3500 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنا ہے، یہ مشکل ہے لیکن یہ کیا جا سکتا ہے۔ راہل گاندھی نے مہنگائی، بے روزگاری، اگنی ویر یوجنا، غربت اور اڈانی کے مسائل پر مرکزی حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ انہیں بھارت جوڑو یاترا کے دوران فوجی افسران اور سابق فوجیوں نے بتایا تھا کہ اگنی ویر یوجنا فوج کی اسکیم نہیں ہے۔ فوج پر مسلط کیا گیا ہے۔ اجیت ڈوبھال نے اگنی ویر اسکیم کو نوجوانوں پر تھوپنے کا کام کیا ہے جو کہ اصل میں آر ایس ایس کا نظریہ ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ یاترا کے دوران انہیں عوام سے بات کرنے اور ان کے مسائل سننے کا موقع ملا۔ انہوں نے کہا کہ اب آپ نے اگنی ویر یوجنا کی تعریف کی ہے، لیکن بے روزگار نوجوان جو فوج میں بھرتی کے لیے صبح چار بجے سڑکوں پر بھاگتے ہیں، اس سے اتفاق نہیں کرتے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں چار سال بعد فوج سے نکال دیا جائے گا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ سماج میں اتنی بے روزگاری ہے، اگنی ویر کے بعد سماج میں تشدد بڑھے گا۔ اجیت ڈوبھال کا نام لینے پر حکمراں جماعت کی طرف سے اعتراض اٹھایا گیا اور کہا گیا کہ آپ ان کا نام نہیں لے سکتے۔ راہل گاندھی اور کانگریس ارکان نے کہا کہ وہ اسے کیوں نہیں لے سکتے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ جب ہم نے نوجوانوں سے ان کی ملازمتوں کے بارے میں پوچھا تو بہت سے لوگوں نے کہا کہ وہ بے روزگار ہیں یا ٹیکسی چلاتے ہیں۔ کسانوں نے پی ایم انشورنس اسکیم کے تحت پیسے نہ ملنے کی بات کی، ان کی زمین چھین لی گئی، جب کہ قبائلیوں نے قبائلی بلوں کی بات کی۔ لوگوں نے اگنی ویر یوجنا کے بارے میں بھی بات کی، لیکن نوجوانوں نے کہا کہ یہ ہمیں 4 سال بعد نوکری چھوڑنے کو کہے گا۔ راہل گاندھی نے مزید کہا کہ کہا کہ یہ رشتہ کئی سال پہلے شروع ہوا جب نریندر مودی گجرات کے وزیر اعلیٰ تھے۔ ایک شخص پی ایم مودی کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا تھا، وہ پی ایم کا وفادار تھا اور مودی کی مدد کرتا تھا۔ اصل جادو تب شروع ہوا جب پی ایم مودی 2014 میں دہلی پہنچے۔ ایک اصول ہے کہ جس کے پاس ہوائی اڈوں کا سابقہ تجربہ نہ ہو وہ ہوائی اڈوں کی ترقی میں شامل نہیں ہوسکتا۔ حکومت ہند نے اس اصول کو تبدیل کر دیا ہے۔ اس اصول کو تبدیل کیا گیا اور چھ ہوائی اڈے اڈانی کو دے دیے گئے۔ انہوں نے کہا کہ اس کے بعد ہندوستان کے سب سے زیادہ منافع بخش ہوائی اڈے ممبئی ہوائی اڈے کو جی وی کے سے سی بی آئی، ای ڈی جیسی ایجنسیوں کا استعمال کرتے ہوئے ہائی جیک کر لیا گیا اور حکومت ہند کی جانب سے اڈانی کو دیا گیا۔ اب اڈانی کے پاس دفاعی شعبے کا کوئی تجربہ نہیں ہے۔ کل پی ایم نے ایچ اے ایل میں کہا کہ ہم نے غلط الزامات لگائے، لیکن حقیقت میں ایچ اے ایل کے 126 طیاروں کا ٹھیکہ انیل امبانی کو گیا ہے۔



عدالت کی ہدایت پر بریلی میں کھلا سلاٹر ہاوس کا تالا

بریلی: 07 فروری۔ اتر پردیش کے ضلع بریلی میں تقریبا سوا مہینے سے بند موہن پر ٹھریا واقع ماریہ فروجن سلاٹر ہاوس میں الہ آباد ہائی کورٹ کی ہدایت کے بعد کام کاج شروع ہوگیا ہے۔ طے شدہ تعداد سے زیادہ مویشی ذبح کئے جانے کے الزام میں گذشتہ سال یکم دسمبر کو آلودگی کنٹرول بورڈ نے سلاٹر ہاوس کو سیل کردیا تھا۔ یہاں سے مختلف اضلاع اور بیرون ممالک گوشت سپلائی ہوتا تھا۔ علاقائی آلودگی کنٹرول بورڈ کے صدر نے موصول شکایت کی بنیاد پر گذشتہ مہینے ماریہ فروجن سلاٹر ہاوس کو سیل کرادیا تھا۔ آلودگی کنٹرول بورڈ نے فیکٹری احاطے میں بجلی اور پانی سپلائی کو منقطع کردیا تھا۔ الزام تھا کہ طے شدہ تعداد سے کئی گنا مویشی ذبح کئے جارہے ہیں۔ اس کاروائی کے خلاف الہ آباد ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی گئی۔ عدالت نے موقف سن کر بجلی پانی کی سپلائی فورا بحال کرنے اور سلاٹر ہاوس شروع کرنے کی ہدایت دی۔ اس کے تحت بجلی پانی سپلائی گذشتہ دنوں شروع ہوگئی تھی۔ آلودگی کنٹرول بورڈ افسران نے سلاٹر ہاوس پر لگی سیل پیر کی دیر شام کھول دی۔ اس کے بعد منگل سے سلاٹر ہاوس میں پروڈکشن کا کام شروع ہوگیا ہے۔ سلاٹر ہاوس کے منیجر ایشان خان نے بتایا کہ عدالت نے انہیں انصاف دیا ہے۔

مدراس ہائی کورٹ کے ایڈیشنل جج کی تقرری کے خلاف عرضی خارج

نئی دہلی، 7 فروری (ذرائع) سپریم کورٹ نے منگل کو لکشمن چندرا وکٹوریہ گوری کو مدراس ہائی کورٹ کا ایڈیشنل جج مقرر کرنے کی سفارش کے فیصلے کو چیلنج کرنے والی درخواست کو خارج کر دیا۔ جسٹس سنجیو کھنہ اور جسٹس بی آر گوائی کی خصوصی بنچ نے سفارش کو چیلنج کرنے والی درخواستوں پر متعلقہ فریقوں کے دلائل سننے کے بعد درخواستوں پر غور کرنے سے انکار کر دیا۔ عدالت عظمیٰ کی دورکنی بنچ نے سماعت کرتے ہوئے کہا کہ اہلیت اور مناسبیت کے درمیان فرق ہے۔ ایک طرف جہاں سپریم کورٹ نو تعینات ایڈیشنل جسٹس گوری سے متعلق عرضی پر سماعت کر رہی تھی، وہیں دوسری طرف مدراس ہائی کورٹ میں تقریباً اسی وقت انہوں نے حلف لیا۔ سپریم کورٹ نے اس سے پہلے پیر کو کہا تھا کہ وہ کالجیم کے فیصلے کے خلاف دائر درخواست پر 10 فروری کو سماعت کرے گی۔ اس دوران آج جسٹس گوری کی آج حلف برداری کے پیش نظر خصوصی بنچ نے سماعت کی۔ چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ کی سربراہی والی بنچ نے پیر کو سینئر ایڈوکیٹ راجو رامچندرن درخواست پر سماعت کرنے کے لئے رضامندی ظاہر کرتے ہوئے اس معاملے کو جمعہ کے روز درج کرنے کی ہدایت دی۔ مسٹر رام چندرن نے خصوصی ذکر کے دوران عرضی کی جلد سماعت کی استدعا کی تھی۔

حفاظ کرام کا قلب گناہوں کی گندگی سے پاک ہونا چاہئے: مولانا افضال الرحمن

مدرسہ رشید العلوم شکلا گنج کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ دستار بندی و عظمت قرآن کانفرنس سے مولانا حبیب باندوی، مولانا یحییٰ نعمانی، مولانا نعمت اللہ ثاقبی و دیگر کا خطاب

شکلا گنج / اناؤ: شکلا گنج واقع مدرسہ رشید العلوم کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ دستار بندی و عظمت قرآن کانفرنس جمعیۃ علماء اتر پردیش کے نائب صدر مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی کی زیرنگرانی مرحلہ چوراہا واقع مسجد رشید کے قریب واقع وسیع میدان میں منعقد ہوئی جس کی صدارت قاری محمد امین جامعی اور سرپرستی مولانا اظہار قاسمی کیسی نے فرمائی۔ کانفرنس میں مدرسہ اشرف المدارس ہردوئی کے شیخ الحدیث مولانا افضال الرحمن قاسمی، جامعہ عربیہ ہتھورا کے ناظم مولانا سید حبیب احمد باندوی، مدرسہ روضۃ العلوم کاس گنج کے ناظم مولانا انعام احمد قاسمی، دارالعلوم معہد الابرار سردھنہ میرٹھ کے بانی و سرپرست مولانا مفتی غلام نبی قاسمی، المعہد العالی للدراسات الاسلامیہ لکھنؤ کے ناظم مولانا محمد یحییٰ نعمانی، کانپور دیہات کے معروف عالم دین مولانا نعمت اللہ ثاقبی راجپوری کے علاوہ معتبر و جید علمائے کرام شریک ہوئے۔ جلسہ کا آغاز جامعہ مفتاح القرآن گڑریا محال کانپور کے استاذ قاری مجیب اللہ عرفانی نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ مہمان خصوصی مولانا شاہ افضال الرحمن صاحب نے اپنے ناصحانہ بیان میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو آخری نبی حضرت محمدؐ کے قلب اطہر پر اتارا ہے، اس موقعہ پر نزول قرآن سے پہلے حضرت نبی کریمؐ کے دل کی صفائی (شق صدر) ہوئی ہے، حضرت محمدؐ کے قلب کی پاکیزگی اور صفائی پہلے سے ہی معتبر ہے لیکن اس موقع پر دل کی صفائی کا کیا جانا ہمیں یہ پیغام دے رہا ہے کہ جس طریقے سے اللہ کی ذات پاک ہے، اس کا کلام پاک ہے، جب اس کا کلام پاک ہے تو اس کا تقاضہ بھی پاک ہے، جس کے ذریعہ سے یہ کلام آرہا ہے وہ بھی پاک ہے، جس پر کلام آرہا ہے وہ بھی پاک ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا انتظام ہے، اسی طرح جو لوگ اپنے سینے میں یہ قرآن پاک لے رہے ہیں، ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے قلب کو گناہوں کی گندگی سے پاک و صاف رکھیں۔ جامعہ عربیہ ہتھورا کے ناظم مولانا سید احمد باندوی نے دعائیہ کلمات میں کہا کہ ہم اپنی زندگیوں پر غور کریں اور فکر کرنا شروع کریں کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمارا کوئی عمل دین کے راستے سے ہٹ کر ہو رہا ہے۔ مولانا نے کہا کہ اگر ہمارے اور ہمارے بچوں کے پاس دنیا کی تمام معلومات ہوں اور قرآن کا علم نہ ہو تو ہم نے آخرت کی تیاری کیسے کریں گے؟ انہوں نے کہا کہ جس اہمیت کے ساتھ تمام دنیاوی ضرورتوں کی فکر کرتے ہیں اور اس کیلئے وقت نکالتے ہیں، اسی اہمیت سے تجوید کے ساتھ قرآن پڑھنے کیلئے وقت نکالیں، علماء، حفاظ سے رابطہ کر کے اس کو سیکھنے کی کوشش کریں، سیکھنے کیلئے عمر کی قید نہیں، اگر عمر زیادہ ہوگئی ہے اور قرآن یاد کرتے کرتے دنیا سے بھی چلے گئے تو اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ آخرت میں حافظ بنا کر اٹھائے جائیں۔ مولانا محمد یحییٰ نعمانی نے کہا کہ ہمیں اپنے اور عوام کے اندر آخرت کی دردمندانہ فکر پیدا کر کے توحید پر جمنے کا سبق لینا چاہئے، قرآن سے اپنا تعلق مضبوط کریں۔ جو شخص قرآن کو پڑھتا، سنتا ہے، اللہ اس کے دل کو نصیحت کی روشنی عطا فرماتے ہیں۔ مولانا نے مساجد کے ائمہ اور ذمہ داران سے کہا کہ اللہ نے امت کے اندر قرآن کیلئے جو طلب رکھ دی ہے وہ کسی چیز کیلئے نہیں، آپ قرآن کے ترجمہ کیلئے لوگوں کو آواز دیں تو سب سے زیادہ وہ اس پر لبیک کہیں گے۔ جامعہ عربیہ ہتھورا کے ناظم مولانا سید احمد باندوی کی دعاء پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔



شرجیل امام کی رہائی کے خلاف دہلی پولیس کی ہائی کورٹ میں درخواست دائر

نئی دہلی: ہفتہ کو ساکیت کورٹ نے اشتعال انگیز تقریر کے معاملے میں شرجیل امام سمیت 10 لوگوں کو بری کر دیا تھا۔ دہلی پولیس نے ساکیت عدالت کے فیصلے کے خلاف دہلی ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی ہے۔ واضح رہے کہ ساکیت کورٹ نے سی اے اے اور این آر سی کے خلاف احتجاج کے دوان مبینہ اشتعال انگیز تقریر پر سماعت کے بعد شرجیل امام کو بری کر دیا تھا۔ اس معاملے میں امام کے خلاف غداری اور دو برادریوں کے درمیان تفرقہ پھیلانے کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ شہریت ترمیمی قانون کے خلاف احتجاج کرنے والوں اور پولیس کے درمیان جھڑپ کے بعد دہلی پولیس نے شرجیل امام پر تشدد بھڑکانے کی سازش کا الزام لگایا تھا۔ پولیس نے الزام لگایا تھا کہ سنہ 2019 میں دہلی کے جامعہ نگر میں تشدد امام کی تقریر کی وجہ سے ہوا تھا۔ ہفتہ کو ساکیت کورٹ کمپلیکس میں واقع ایڈیشنل سیشن جج انوج اگروال کی عدالت نے سنہ 2019 کے جامعہ تشدد کیس میں شرجیل امام کو بری کر دیا ہے۔ اس کیس میں آصف اقبال تنہا، صفورا زرگر کو بھی بری کر دیا گیا ہے۔ عدالت نے اس معاملے میں محمد الیاس کے خلاف الزامات طے کیے ہیں اور انہیں اشتعال انگیز تقریر اور غیر آئینی اجتماع کے انعقاد کے معاملے میں ملزم بنایا گیا ہے۔ دہلی پولیس کے مطابق 15 دسمبر سنہ 2019 کو پولیس کو اطلاع ملی کہ کچھ مظاہرین نے سی اے اے اور این آر سی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے نیو فرینڈز کالونی علاقے میں سڑک بلاک کر دی ہے۔ اس معاملے کی تحقیقات کے دوران یہ بات واضح ہوئی کہ 13 دسمبر 2019 کو شرجیل امام نے جامعہ کے علاقے میں اشتعال انگیز تقریر کی تھی۔ جس کے بعد 15 دسمبر کو مظاہرین نے پرتشدد مظاہرہ کیا۔ جس کے بعد پولیس نے شرجیل امام کے خلاف بغاوت اور دو برادریوں میں دشمنی پھیلانے کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا تھا۔



مسلمانوں اور عیسائیوں کے قتل کے مطالبہ والی ویڈیو نشر کرنے پر میڈیا ہاؤس کو نوٹس

نئی دہلی: دہلی پولیس نے نئی دہلی کے جنتر منتر پر دھرم سنسد کے دوران مسلمانوں اور عیسائیوں کے خلاف ایک پادری کی نسل کشی کے بیان کو کور کرنے کے لیے مولیٹکس میڈیا ہاؤس کو نوٹس جاری کیا۔ قومی دارالحکومت دہلی کے جنتر منتر پر گزشتہ اتوار کو ایک دھرم سنسد میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے قتل کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ نوٹس میں لکھا ہے کہ ”یہ دیکھا گیا ہے کہ آپ سوشل میڈیا کا استعمال جارحانہ، بدنیتی پر مبنی اور اشتعال انگیز پوسٹس کے لیے کر رہے ہیں۔ نئی دہلی ڈسٹرکٹ کا سائبر پولیس اسٹیشن، دہلی پولیس کی نئی دہلی ضلع میں سائبر کرائمز کی نوڈل ایجنسی آپ کے خلاف توہین آمیز، بدنیتی پر مبنی اور اشتعال انگیز پیغام پوسٹ کرنے پر سیکشن 149 سی آر پی سی کے تحت نوٹس جاری کرتی ہے جو امن و امان کو بری طرح متاثر کرسکتا ہے۔ ڈی سی پی نئی دہلی۔ نوٹس میں مزید لکھا ہے کہ آپ کو ایسا کرنے سے باز رہنے کی ہدایت کی گئی ہے اگر آپ باز نہیں آتے تو قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت سخت کارروائی کے لیے ذمہ دار ہوں گے۔ اس تقریب کا اہتمام دھیریندر کرشنا شاستری، باگیشور دھام سرکار کے نام سے مشہور، باگیشور دھام مندر کے 26 سالہ پجاری اور سدرشن ٹی وی کے سربراہ اور نفرت پھیلانے والے سریش چوہان کی حمایت میں کیا گیا تھا۔ غور طلب ہے کہ اس تقریب میں 400 سے زیادہ لوگ شامل تھے۔ جنتر منتر پر منعقدہ اس تقریب میں ایک مقرر مہا منڈلیشور سوامی بھکت ہری سنگھ نے کہا کہ چاقو نہیں چلے گا۔ اب اسلحہ گھر میں رکھیں۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کو قتل کرو۔ ایک ہاتھ میں ہتھیار رکھو اور دوسرے میں مذہبی کتاب ہونا چاہیے“۔ نفرت انگیز تقاریر اور واقعات کے خلاف اب تک کوئی پولیس کارروائی نہیں ہوئی۔ تقریب میں موجود ہجوم نے ملک میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے خلاف نسل کشی کے نعرے بھی لگائے۔ اس دوران ہندو راشٹر کا قیام، باگیشور دھام سرکار کے لیے زیڈ پلس سکیورٹی، اور رام چرت مانس کو قومی صحیفے کے طور پر تسلیم کرنا جیسے تمام مطالبات اس دھرم سنسد کے دوران کیے گئے تھے۔ اس تقریب میں مقررین کے طور پر ریٹائرڈ آئی پی ایس افسر اور راشٹر نرمان پارٹی کے رہنما آنند کمار، راگنی تیواری، سورج پال امو، آستھا ماں، اور رانا پورنا بھارتی بھی شامل تھی۔ سورج پال امو نے اپنی تقریر میں کہا کہ ”ہم کسی چیز کا مطالبہ نہیں کر رہے ہیں، ہم صرف ملک کے غداروں کو ہٹانے کا کہہ رہے ہیں، جو ہندوستان میں کھاتے ہیں لیکن پاکستان کی تعریفیں گاتے ہیں“

’زلزلے سے اسپتال گرنے لگا مگر نرسوں نے کہا کہ ہم مریضوں کو تنہا نہیں چھوڑیں گے‘

ترکیہ میں ایک اسپتال میں مریضوں اور طبی عملے کا خوفناک انجام

اسکندرون: ریسکیو ٹیمیں ترکیہ کے شہر اسکندرون کے ایک سرکاری اسپتال کے کھنڈرات کی تلاش جاری رکھے ہوئے ہیں، جس کا کچھ حصہ پیر کو آنے والے تباہ کن زلزلے سے زمیں بوس ہوگیا تھا۔ اندھیرا ہوتے ہی ایک زخمی کو ملبے سے نکال کر اسٹریچر پر لے جایا گیا۔ امدادی کارکن ملبے کے اس بڑے ڈھیر سے زخمیوں اور جاں بحق ہونے والوں کو نکالنے کے لیے گئے تو پتا چلا کہ اسکندرون اسپتال کا تباہ ہو چکا ہے۔ اسپتال کا انتہائی نگہداشت کا سیکشن تباہ ہو چکا ہے۔ امدادی کارکن اس مقام پر بارش اور سرد موسم کے باوجود جہاں روشنی کے لیے جنریٹر استعمال کیے گئے تھے، مزید زندہ بچ جانے کی امید کر رہے تھے۔ لواحقین اپنے پیاروں کا حال جاننے کے لیے جمع تھے۔ تیس سالہ ایک خاتون ٹولن نے کہا کہ ہمارے پاس ایک مریض ہے جسے آپریٹنگ روم میں لے جایا گیا تھا، لیکن ہم نہیں جانتے کہ کیا وہ بچ سکے گا یا نہیں۔ خاتون مسلسل روئے جا رہی تھی اور اس کے لبوں پر دعائیں اور التجائیں تھیں۔ اس کا کہنا تھا کہ آج میری خالہ سمیت تین رشتہ دار کھو گئے۔ میرے چچا ملبے تلے دبے ہیں۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ خیریت سے ہوں۔ ڈر ہے کہ ہم انہیں بھی کھو نہ دیں۔ اسپتال کے اس حصے میں جواب بھی کھڑا ہے، صحت کے کارکنان افراتفری کے ماحول میں زخمیوں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ ایمبولینسز نہ ہونے کی وجہ سے زخمی پرائیویٹ کاروں میں لائے جاتے رہے اور درجنوں لوگ اسپتال کے داخلی دروازے پر فرش پر چٹائیوں پر لیٹائے گئے۔ انتہائی نگہداشت کے یونٹ میں ایک نرس نے اپنا نام میرف بتایا۔ اس نے کہا کہ وہ رات کی شفٹ پر تھیں جب صبح سے پہلے زلزلہ آیا۔ اچانک، عمارت لرزنے لگی اور زلزلے کے جھٹکے آہستہ آہستہ بڑھنے لگے۔ میں اور میرے دوستوں نے عمارت سے نکلنے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی ہم نے اپنے مریضوں کو اکیلا چھوڑا۔ پھر ہم نے ایک خوفناک شور سنا اور عمارت گر رہی تھی“۔ اس نے مزید کہا کہ سیڑھیوں کو نقصان پہنچ چکا تھا، ہم عمارت سے باہر نہیں نکل سکتے تھے۔ ہمیں پہلے تو معلوم نہیں تھا کہ عمارت کا بڑا حصہ گر گیا ہے لیکن جب ہم اپنے کمرے سے باہر نکلے تو راہداری ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی۔“ میرف نے مزید کہا کہ بالآخر اسے بچا لیا گیا لیکن عمارت کے دوسرے حصے میں اس کے ساتھی اور مریض اتنے خوش قسمت نہیں تھے۔ وہ ملبے تلے دب چکے ہیں۔ 15 گھنٹے گزر چکے ہیں، میں اپنے کسی ساتھی سے رابطہ نہیں کر سکتی اور ان میں سے کسی کو بھی ملبے کے نیچے سے نہیں نکالا گیا۔ میرے ساتھیوں نے اپنے مریضوں کو نہیں چھوڑا اور مجھے نہیں معلوم کہ ان کا انجام کیا ہوا ہے۔“ زلزلے سے صرف خطائی صوبے میں 1,200 سے زیادہ عمارتیں تباہ ہوئی ہیں۔ اسکندرون شہر بھی اسی میں واقع ہے۔ ترک وزیر صحت فخرالدین قوجہ نے کہا کہ خطائی میں کم از کم 520 افراد ہلاک ہوئے ہیں۔

مسجد الحرام میں افطاری کا دستر بچھانے کے لیے 540 پرمٹ جاری

حرمین شریفین انتظامیہ نے رمضان المبارک میں افطار دستر خوان بچھانے کے لیے اب تک 540 اجازت نامے جاری کئے ہیں۔ سبق ویب سائٹ کے مطابق یہ اجازت نامے خیراتی تنظیموں کے علاوہ افراد کو بھی جاری کئے گئے ہیں۔ دستر خوان کمیٹی کے سیکریٹری ضیف اللہ القرشی نے کہا ہے کہ ’مسجد الحرام میں زمینی منزل میں واقع مصلوں کو خیراتی تنظیموں اور اداروں کے لیے مخصوص کر دیا ہے۔‘ تمام خیراتی ادارے یہاں اِفطار دستر خوان بچھائیں گے جبکہ دوسرے اور تیسرے توسیعی حصے میں انفرادی طور پر اجازت نامے حاصل کرنے والے اپنے دستر خوان بچھا سکتے ہیں‘۔ انہوں نے کہا ہے کہ ’مطاف اور مسعی میں دستر خوان بچھانے کی اجازت نہیں ہوگی‘۔ ’مطاف اور مسعی میں اِفطار پیکٹ زائرین میں تقسیم کرنے پر اکتفا کیا جائے گا‘۔ انہوں نے کہا ہے کہ ’دستر خوان بچھانے والوں کو جو اجازت نامے جاری کئے گئے ہیں ان میں سیکیورٹی علامتیں ہیں جن کی نقل نہیں کی جا سکتی‘۔

زائرین عمرہ کی بڑی تعداد پہنچنے پر مکہ مکرمہ کے ہوٹلوں میں بکنگ کا تناسب 70 فیصد ریکارڈ

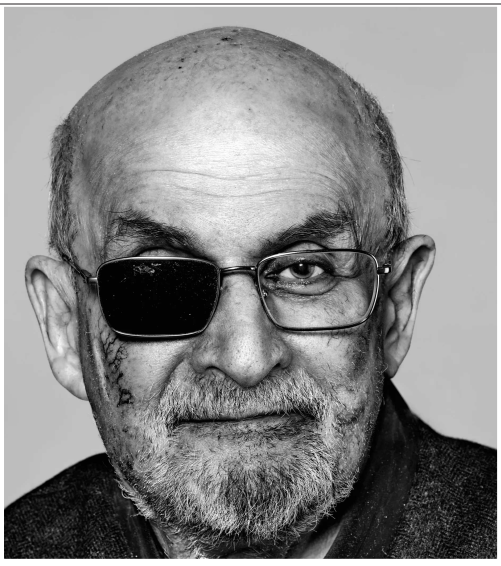
موجودہ دنوں کے دوران مکہ مکرمہ میں رہائش اور ہوٹل کے شعبے میں زبردست تیزی دیکھنے میں آئی۔ بڑی تعداد میں زائرین اور



عمرہ زائرین کی آمد کی وجہ سے ہوٹلوں میں رہائش کی بکنگ کی شرح 70 فیصد سے زیادہ ریکارڈ کی گئی۔ خاص طور پر وسطی مکہ مکرمہ اور اس کے اطراف کے ہوٹلوں میں آنے والے مہمانوں کی تعداد میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ اس حوالے سے قومی کمیٹی برائے حج، عمرہ اور وزٹ نے ’العربیہ ڈاٹ نیٹ‘ کو تصدیق کی کہ مکہ مکرمہ میں تقریباً 1000 ہوٹلز اور 250000 سے زیادہ ہوٹل کے کمرے ہیں، جن میں بین الاقوامی سطح کے اعلیٰ معیار کی سہولیات موجود ہیں۔ تمام ہوٹل عمرہ زائرین کا استقبال کرنے کے لیے پوری طرح تیار ہیں۔ ان ہوٹلوں میں صفائی اور طہارت کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ چوبیس گھنٹے تمام سہولیات کی صفائی اور جراثیم کشی کے عمل کو انجام دے رہے ہیں۔ ان ایام میں پوری دنیا سے بڑی تعداد میں عازمین عمرہ کی آمد کی توقع کی جا رہی ہے۔ قومی کمیٹی برائے حج، عمرہ اور زیارت کے رکن اور مکہ المکرمہ میں ہوٹلز کمیٹی کے رکن ہانی العمیری نے کہا کہ گزشتہ چند دنوں میں العزیزیہ، الششا، محبس الجن اور المسفلہ میں واقع متعدد ہوٹلوں میں ریکارڈ بکنگ دیکھی گئی۔ ان کا کہنا تھا کہ حالیہ ایام میں مکہ معظمہ کے ہوٹلوں میں بکنگ کا تناسب 70 فی صد سے تجاوز کر گیا۔ العمیری نے نشاندہی کی کہ تقریباً 350 عمرہ کمپنیاں اور ادارے عازمین کو ان کی آمد سے لے کر عمرہ کی مناسک ادا کرنے کے بعد اپنے وطن روانگی تک بہترین خدمات فراہم کرتے ہیں۔

ایک آنکھ سے محروم ملعون سلمان رشدی نے اپنی تصویر ٹویٹر پر شیئر کی

جو بھی لکھتا ہوں وہ ردی کا مجموعہ لگتا ہے میں ابھی تک اس حادثے سے باہر نہیں نکل پایا ہوں: سلمان رشدی



اسلام مخالف توہین آمیز ناول کے 75 سالہ مصنف سلمان رشدی نے چاقو حملے کے بعد پہلی تصویر شیئر کر دی۔ پیر کو انہوں نے ٹوئٹر پر اپنی ایک تصویر پوسٹ کی جس میں ان کی ایک آنکھ سیاہ عینک سے ڈھکی ہوئی ہے، جس کے کیپشن میں انہوں نے لکھا کہ NewYorker میں جو تصویر ہے وہ ڈرامائی اور طاقتور ہے لیکن ذاتی طور پر میں ایسا ہی لگ رہا ہوں۔ 12 اگست کو نیو یارک کے ایک علاقے میں ایک کانفرنس میں چاقو سے حملے کے بعد اپنے پہلے انٹرویو میں 75 سالہ مصنف نے نیو یارکر میگزین کو بتایا کہ ’پی ٹی ایس ڈی جیسی کوئی چیز ہے‘۔ ایک انٹرویو میں گفتگو کرتے ہوئے ملعون سلمان رشدی نے کہا کہ حملے کے بعد مجھے لکھنے میں دشواری ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں لکھنے بیٹھتا ہوں لیکن لکھ نہیں پاتا، ایک دن کچھ لکھتا ہوں پھر اگلے دن اس کو مٹا دیتا ہوں۔ سلمان رشدی کا کہنا ہے کہ جو بھی لکھتا ہوں وہ ردی کا مجموعہ لگتا ہے، میں ابھی تک اس حادثے سے باہر نہیں نکل پایا ہوں۔ واضح رہے کہ گزشتہ سال اگست میں امریکی ریاست نیو یارک میں تقریب کے دوران چاقو بردار حملہ آور نے اسٹیج پر چڑھ کر سلمان رشدی پر حملہ کیا تھا، پولیس نے نیو جرسی سے تعلق رکھنے والے 24 سالہ ہادی ماتر کو حملے کے فوری بعد گرفتار کر لیا گیا تھا اور انہوں نے حملے کے الزامات سے انکار کر دیا تھا۔ سلمان رشدی نے سادہ لہجے میں کہا ’میں اسے مورد الزام ٹھہراتا ہوں‘۔ سلمان رشدی کے ایجنٹ نے تصدیق کی تھی کہ امریکی ریاست نیو یارک میں ہونیوالے حملے کی وجہ سے سلمان رشدی کی ایک آنکھ ضائع اور وہ ایک ہاتھ کے استعمال سے محروم ہو گئے ہیں۔ برطانوی مصنف سلمان رشدی نے اپنے نئے ناول ’وکٹری سٹی‘ کی ریلیز سے قبل پیر کو شائع ہونے والے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ گزشتہ سال چاقو کے وار سے زخمی ہونے کے بعد انہیں لکھنا ’بہت مشکل‘ لگتا ہے۔ سلمان رشدی کا کہنا ہے کہ اس حملے نے انہیں ذہنی طور پر خوفزدہ کر دیا ہے۔ سلمان رشدی کا نیا ناول 14 ویں صدی کی ایک خاتون کی کہانی ہے جو پدر شاہی دنیا کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک شہر پر حکومت کرتی ہے۔ ان کا ناول آج (منگل) امریکہ میں فروخت کے لیے پیش ہوگا۔ 12 اگست کو نیو یارک کے ایک علاقے میں ایک کانفرنس میں چاقو سے حملے کے بعد اپنے پہلے انٹرویو میں 75 سالہ مصنف نے نیو یارکر میگزین کو بتایا کہ ’پی ٹی ایس ڈی جیسی کوئی چیز ہے‘۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ ’مجھے لکھنا بہت مشکل لگا ہے۔ میں لکھنے کے لیے بیٹھتا ہوں، اور کچھ نہیں ہوتا۔ میں لکھتا ہوں لیکن یہ خالی پن اور کباڑ کا امتزاج ہے، وہ چیزیں جو میں لکھتا ہوں اسے میں اگلے دن حذف کر دیتا ہوں۔ میں ابھی تک اس جنگل سے باہر نہیں آیا ہوں‘۔ انڈین نژاد مصنف نے خود کو ’خوش قسمت‘ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ’میں بہتر ہو گیا ہوں۔ لیکن جو کچھ ہوا اس کو دیکھتے ہوئے میں اتنا برا نہیں ہوں‘۔ رشدی سے پوچھا گیا کہ کیا انہیں لگتا ہے کہ حالیہ دنوں میں اپنی حفاظت میں نرمی لانا ایک غلطی تھی۔ ’میں خود سے یہ سوال پوچھ رہا ہوں، اور مجھے اس کا جواب معلوم نہیں ہے‘۔ ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ روح اللہ خمینی نے 1988 میں رشدی کی تحریری شدہ کتاب کو توہین آمیز نوعیت کی وجہ سے ان کے قتل کا حکم دیا تھا جس کے بعد وہ کئی سالوں تک روپوش رہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک مصنف کی حیثیت سے ان کی زندگی کا تین چوتھائی حصہ اس فتوے کے بعد کا ہے۔ ’ایک طرح سے آپ اپنی زندگی پر افسوس نہیں کر سکتے‘۔ 1947 میں ممبئی میں پیدا ہونے والے سلمان نے 1975 میں اپنا پہلا ناول ’گریمس‘ شائع کیا اور چھ سال بعد ’مڈ نائٹس چلڈرن‘ سے دنیا بھر میں شہرت حاصل کی جس نے انہیں بوکر پرائز سے نوازا۔

سعودی عرب میں پہلی غیر ملکی امریکی انشورنس کمپنی کو برانچ کھولنے کا پرمٹ جاری



سعودی سینٹرل بینک (ساما) نے کہا ہے کہ امریکہ کی سگنا ورلڈ وائیڈ انشورنس کمپنی کو سعودی عرب میں برانچ قائم کرنے کا پرمٹ جاری کر دیا گیا۔ مملکت میں پہلی بار کسی غیر ملکی انشورنس کمپنی کو اپنی شاخ قائم کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ العربیہ نیٹ کے مطابق ساما کا کہنا ہے کہ مملکت نے انشورنس کمپنیوں کی شاخوں کی نگرانی، لائسنس اور مملکت میں ری انشورنس پالیسی کے قواعد مقرر کیے تھے۔ انہیں موثر کرنے کے لیے امریکی انشورنس کمپنی کو لائسنس دیا گیا ہے۔ یہ مالیاتی استحکام کے فروغ کے سلسلے میں ساما کے کردار کے بھی عین مطابق ہے۔ امریکی انشورنس کمپنی کو لائسنس جاری کرنے سے انشورنس کمپنیوں کے درمیان مسابقت کا ماحول مضبوط ہوگا۔ اس شعبے میں کام کرنے والی کمپنیوں کے درمیان تجربات کا تبادلہ عمل میں آئے گا۔ اس سے انشورنس خدمات کا معیار بہتر ہوگا۔ ساما نے تاکید کی ہے کہ صارفین پرمٹ ہولڈر مالیاتی اداروں ہی سے لین دین کریں۔ جن اداروں کا ساما نے اندراج کر رکھا ہو صرف انہی کے ساتھ معاملات کیے جائیں۔ ساما کی ویب سائٹ وزٹ کر کے کسی بھی مالیاتی ادارے کی رجسٹریشن کی حقیقت دریافت کی جا سکتی ہے۔

برطانیہ آف شور کمپنیوں کا نیا گڑھ، روس کے اتحادی بھی شامل

پاناما میں بے نامی جائیدادوں کے عالم گیر اسکینڈل کے بعد ایک رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں تقریباً 52000 جائیدادیں گمنام سرمایہ کاروں کی ملکیت ہیں، جن میں ”کریملن کے قریب“ بھی شامل ہے۔ اس طرح لندن آف شور جائیدادوں کا دوسرا مرکز ہے۔ منگل کو جاری ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے۔ یہ جائیدادیں اس قانون سازی کے باوجود موجود ہیں جس کا مقصد یوکرین پر ماسکو کے حملے کے بعد روسی رقم کے بہاؤ کو روکنا ہے۔ ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل یوکے کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ لندن میں لگژری پراپرٹیز سمیت 6.7 بلین پاؤنڈ (8.1 ارب ڈالر) سے زیادہ مالیت کی جائیدادیں ”خفیہ آف شور کمپنیوں“ کے ذریعے ”ڈرٹی منی“ سے خریدی گئیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ رقم کا پانچواں حصہ، یا 1.5 بلین پاؤنڈ، رئیل اسٹیٹ میں ”روس سے ہونے کا شبہ“ یا فریقین نے ” پابندیوں کے تابع یا کریملن کے قریب“ میں سرمایہ کاری کی تھی۔ یہ رپورٹ اس وقت سامنے آئی ہے جب برطانیہ نے گزشتہ سال شیل کمپنیوں اور ٹیکس کی پناہ گاہوں سے آنے والی روسی رقم کو نشانہ بنانے کے لیے کریک ڈاؤن شروع کیا تھا۔ یہ وسیع تر اقتصادی پابندیوں کا حصہ تھا جب ماسکو نے تقریباً ایک سال قبل ہمسایہ ملک یوکرین میں اپنا حملہ شروع کیا تھا۔ اگست میں برطانوی حکومت نے ایک نئی ” آف شور ریاست“ رجسٹری کا آغاز کیا جس کے تحت غیر ملکی کمپنیوں کو برطانیہ میں حاصل کردہ کسی بھی جائیداد کا حتمی فائدہ اٹھانے کا اعلان کرنا ہوگا، لیکن کارکنوں کا کہنا ہے کہ ریکارڈ بدسلوکی سے صاف ہے۔ ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ برطانیہ اور ویلز میں 18,000 سے زیادہ آف شور کمپنیاں مجموعی طور پر 52000 جائیدادوں کی مالک ہیں۔

مغربی کنارے میں اسرائیلی فائرنگ سے فلسطینی نوجوان شہید

فلسطینی وزارت صحت نے منگل کو کہا ہے کہا ہے کہ اسرائیلی فورسز نے مقبوضہ مغربی کنارے میں ایک فوجی کارروائی میں ایک فلسطینی لڑکا شہید ہوگیا۔ فلسطینی نوجوان کی شہادت کا تازہ واقعہ مغربی کنارے میں حالیہ ایام میں ہونے والی کشیدگی کے دوران پیش آیا ہے۔ وزارت صحت کا کہنا ہے کہ 17 سالہ حمزہ الاشقر کی موت سر پر گولی لگنے سے ہوئی تاہم اس نے واقعے کے بارے میں مزید تفصیلات فراہم نہیں کیں۔ اسرائیلی فوج کی جانب سے فوری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا۔ تشدد کا یہ واقعہ ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ایک روز قبل مقبوضہ مغربی کنارے میں ایک پناہ گزین کیمپ پر اسرائیلی فوج کے حملے میں حماس سے منسلک پانچ فلسطینی بندوق بردار جاں بحق ہو گئے تھے۔ گذشتہ موسم بہار میں اسرائیل میں خونریز حملوں کے سلسلے کے بعد سے اسرائیلی فوج نے مقبوضہ مغربی کنارے میں فلسطینی قصبوں پر تقریباً روزانہ رات کے چھاپے شروع کیے ہیں۔ فلسطینی اتھارٹی نے گذشتہ ماہ ایک چھاپے میں 10 فلسطینیوں کی ہلاکت کے بعد اسرائیل کے ساتھ سکیورٹی کوآرڈینیشن ختم کرنے کا اعلان کیا تھا۔ اسرائیلی انسانی حقوق کی تنظیم بتسلیم کے اعداد و شمار کے مطابق گذشتہ سال مغربی کنارے اور مشرقی یروشلم میں تقریباً 150 فلسطینیوں کو شہید کیا گیا۔ رواں سال 2004ء کے بعد وہاں کا سب سے خونریز سال تھا۔ اس سال کے آغاز سے اب تک ان علاقوں میں 42 فلسطینی مارے جا چکے ہیں۔ 2022 میں اسرائیلیوں کے خلاف فلسطینی حملوں میں تقریباً 30 افراد ہلاک ہوئے۔

حضرت امام غزالی رحمہ اللہ

از: مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی رحمہ اللہ انتخاب وتلخیص: مفتی احمد عبید اللہ یاسر قاسمی خادم تدریس ادارہ اشرف العلوم حیدرآباد

(قسط اول)

امام غزالی رحمہ اللہ کا نام محمد، کنیت ابو حامد، والد کا نام بھی محمد تھا۔ طوس کے ضلع میں ۴۵۰ھ میں طاہران میں پیدا ہوئے۔ والد کی وصیت کے مطابق جو ایک مخلص علم دوست اور غریب مسلمان تھے، اُن کے ایک صوفی دوست نے تعلیم کا انتظام کرنے سے معذرت کی اور کسی مدرسہ میں داخل ہو جانے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ وہ ایک مدرسہ میں داخل ہو کر تعلیم میں مشغول ہو گئے۔

امام غزالی رحمہ اللہ نے اپنے وطن میں شیخ احمد الراذ کانی سے فقہ شافعی کی تعلیم حاصل کی پھر جرجان میں امام ابونصر اسماعیلی سے پڑھا۔ اس کے بعد نیشاپور جا کر امام الحرمین کے حلقۂ درس میں شامل ہوئے اور تھوڑی ہی مدت میں اپنے رفقاء میں جو ۴۰۰ کی تعداد میں تھے، ممتاز ہو گئے اور اپنے نامور استاد کے نائب (معید) بن گئے، امام الحرمین ان کی تعریف میں فرماتے تھے کہ غزالی رحمہ اللہ بحر زخار ہے۔ امام الحرمین کے انتقال کے بعد نیشاپور سے نکلے، اس وقت ان کی عمر ۲۸ سال کی تھی، لیکن بڑے بڑے کبیر السّن علماء سے وہ زیادہ ممتاز اور با کمال سمجھے جاتے تھے۔

درس وتدریس سے فارغ ہونے کے بعد امام غزالی رحمہ اللہ نظام الملک کے دربار میں پہنچے۔ نظام الملک نے ان کی شہرت اور ممتاز قابلیت کی بناء پر بڑے اعزاز و اکرام سے دربار میں ان کو لیا۔ یہاں اہل کمال کا مجمع تھا، علمی مباحثے اور دینی مناظرے، درباروں اور مجلسوں یہاں تک کہ تقریبات شادی وغمی کا ایک ضروری عنصر تھے۔

امام غزالی رحمہ اللہ ان مباحث میں سب پر غالب رہتے تھے۔ ان کی نمایاں قابلیت دیکھ کر نظام الملک نے ان کو مدرسۂ نظامیہ کی صدارت کے لئے انتخاب کیا جو اس وقت ایک عالم کے لئے سب سے بڑا اعزاز اور منتہائے ترقی تھا۔ اس وقت ان کی عمر ۳۴ سال سے زیادہ نہ تھی۔ ۴۸۴ھ میں وہ بڑی شان وشوکت کے ساتھ بغداد میں داخل ہوئے اور نظامیہ میں درس شروع کیا۔ تھوڑے ہی دن میں ان کے درس، حسن تقریر، اور تبحر علمی کی بغداد میں دھوم مچ گئی۔ طلبہ وعلماء نے استفادہ کے لئے ہر طرف سے ہجوم کیا۔ ان کی مجلس درس مرجع خلائق بن گئی۔ تین، تین سو منتہی طالب علم اور سو سو امراء ورؤساء اس میں شرکت کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ انہوں نے اپنی عالی دماغی، علمی فضیلت اور طاقتور شخصیت سے بغداد میں ایسا اثر ورسوخ پیدا کرلیا کہ ارکانِ سلطنت کے ہمسر بن گئے۔ اور بقول ایک معاصر (شیخ عبد الغافر فارسی) کے ان کے جاہ و جلال کے سامنے امراء اور وزراء اور خود بارگاہِ خلافت کی شان وشوکت بھی ماند پڑ گئی (۱)۔ یہاں تک کہ ۴۸۵ھ میں ان کو خلیفۂ عباسی (مقتدی باللہ) نے ملک شاہ سلجوقی کی بیگم ترکان خاتون کے پاس (جو اس وقت سلطنت کی مالک تھی)، اپنا سفیر بنا کر بھیجا۔ خلفیہ مستظہر جو مقتدی باللہ کا جانشین تھا، امام سے خاص ربط و ارادت رکھتا تھا، اسی کی فرمائش سے امام غزالی رحمہ اللہ نے باطنیہ کے رد میں کتاب لکھی اور اس کا نام خلیفہ کی نسبت سے ”مستظہری“ رکھا۔

گیارہ سال کی رہ نوردی اور اس کے تجربات

اس انتہائی عروج کا جو کسی علمی و دینی شخصیت کو حاصل ہو سکتا ہے، تقاضا تھا کہ امام غزالی رحمہ اللہ اس پر قناعت کریں اور اسی کے دائرہ کے اندر پوری زندگی گزار دیں۔ جیسا کہ ان کے بعض اساتذہ نے کیا اور لوگ عموماً کیا کرتے ہیں، مگر ان کی بے چین طبیعت اور بلند حوصلہ طائر ہمت اس بلندی پر راضی نہ تھا اور دراصل اسی بلند ہمتی نے ان کو امام اور حجۃ الاسلام بنا دیا، دنیا میں جاہ و اعزاز کی قربانی اور مقصد کی دھن اور سچی لگن

کی ایسی مثالیں بہت کم ملتی ہیں۔ امام غزالی رحمہ اللہ نے خود ان حالات واسباب کو بیان کیا ہے۔ جنہوں نے ان کو ایسا قدم اٹھانے پر آمادہ کیا اور ان کو تعلیم وتدریس کے کام کا نہیں رکھا یہاں تک کہ وہ اقلیم علم کے بادشاہی چھوڑ کر یقینی علم اور دولت باطن کی تلاش میں نکل گئے اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر پلٹے" المنقذ من الضَّلا ل" میں وہ لکھتے ہیں:

”عنفوانِ شباب سے میری طبیعت تحقیقات و معلومات کی طرف مائل تھی۔ ہر فرقہ اور جماعت سے ملتا اور اس کے عقائد وخیالات معلوم کرتا۔ رفتہ رفتہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تقلید کی بندش ٹوٹ گئی، جو عقائد بچپن سے ذہن میں جمے ہوئے تھے، وہ متزلزل ہو گئے۔ میں نے خیال کیا کہ عیسائی اور یہودی بچے بھی اپنے عقائد پر پرورش پاتے ہیں۔ حقیقی علم تو یہ ہے کہ کسی قسم کے شبہ کا احتمال تک نہ رہ جائے۔ مثلاً مجھے اس بات کا یقین ہے کہ دس کا عدد تین سے زائد ہوتا ہے اگر کوئی شخص کہے نہیں بلکہ تین زائد ہے، اور میرے دعویٰ کی دلیل ہے کہ لاٹھی کو سانپ بنا سکتا ہوں اور وہ بنا کر دکھا بھی دے، تب بھی مجھے اپنے علم میں کوئی شک نہیں ہوگا۔ مجھے اس پر تعجب ضرور ہوگا لیکن پھر بھی میرا یقین باقی رہے گا کہ دس تین سے زائد ہے۔ میں نے غور کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس قسم کا یقینی علم صرف حسیات اور بدیہیات کے دائرہ میں ہے۔ لیکن جب زیادہ کد و کاوش سے کام لیا تو معلوم ہوا کہ اس میں بھی شک کی گنجائش ہے۔ میں نے دیکھا کہ حواس میں سب سے زیادہ قوی حاسہ بصارتی کا ہے لیکن اس میں غلطی ہوتی ہے۔ میرا یہ شک یہاں تک بڑھا کہ مجھے محسوسات کے یقینی ہونے کا اطمینان نہیں رہا۔ پھر میں نے عقلیات پر غور کیا تو وہ مجھے حسیات سے بھی زیادہ مشکوک اور کمزور نظر آئے۔ تقریباً دو مہینہ تک میری یہ ارتیابی کیفیت رہی اور مجھ پر سوفسطائیت کا غلبہ رہا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بیماری سے شفا دی اور طبیعت صحت واعتدال پر آ گئی۔ اور بدیہیاتِ عقلی پر اطمینان پیدا ہو گیا۔ لیکن یہ کسی استدلال اور ترتیب کی بنا پر نہ تھا بلکہ ایک وجدانی اور وہبی بات تھی۔ اس مرض سے شفا پانے کے بعد اب میرے سامنے چار گروہ تھے جو طالبِ حق معلوم ہوتے تھے۔ متکلمین جو اہل عقل ونظر ہونے کے مدعی تھے۔ باطنیہ جن کا دعویٰ تھا کہ ان کے پاس خاص تعلیمات و اسرار ہیں اور انہوں نے براہ راست امام معصوم سے علم حقائق حاصل کیا ہے۔ فلاسفہ جن کا کہنا ہے کہ وہی اہلِ منطق و اہل استدلال ہیں، صوفیہ جو اپنے کو صاحب کشف وشہود کہتے ہیں، میں نے ہر ایک گروہ کی کتابوں اور خیالات کا مطالعہ کیا تو کسی سے بھی مطمئن نہیں ہوا۔ علمِ کلام کے متعلق اس فن کے محققین کی تصنیفات پڑھیں اور خود بھی اس موضوع پر تصنیفات کیں، میں نے دیکھا کہ اگرچہ یہ فن اپنے مقصود کو پورا کرتا ہے، لیکن میری تسلی کے لئے وہ کافی نہیں، کیونکہ اس میں ایسے مقدمات پر بنا رکھی گئی ہے، جو فریق مقابل کے پیش کئے ہوئے ہیں اور متکلمین نے ان کو محض تقلیداً تسلیم کر لیا ہے۔ یا اجماع یا قرآن و حدیث کے نصوص ہیں، اور یہ چیزیں اس شخص کے مقابلہ میں کچھ زیادہ کارآمد نہیں۔ جو بدیہیات کے سوا کچھ اور تسلیم نہ کرتا ہو۔ فلسفہ کے متعلق رائے قائم کرنے کے لئے پہلے میں نے اس کا تحقیقی مطالعہ ضروری سمجھا۔ اگرچہ مجھے تصنیف و تدریس کے مشاغل سے بہت کم فرصت ملتی تھی، میرے حلقہ درس میں بغداد کے تین تین سو طالب علم ہوتے تھے، پھر بھی میں نے اس کے لئے وقت نکالا۔ اور دو سال کے اندر اندر میں نے ان کے تمام علوم کا مطالعہ کر ڈالا پھر تقریباً ایک سال تک ان پر غور وفکر کرتا رہا۔ میں نے دیکھا کہ ان کے علوم چھ قسم کے ہیں۔ ریاضیات، منطقیات، طبیعیات، سیاسیات، اخلاقیات اور الٰہیات۔ ابتدائی پانچ علوم کا مذہب سے نفیاً و اثباتاً کچھ تعلق نہیں، اور مذہب کے اثبات کے لئے ان کے انکار کی ضرورت ہے۔ طبیعیات میں ان کے بعض نظریات کا کہیں کہیں مذہب سے تصادم ہوتا ہے، مگر وہ چند چیزیں ہیں۔ اس سلسلہ میں اصولاً یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ وہ خود مختار نہیں۔ البتہ جو لوگ ان علوم و مضامین میں فلاسفہ کی ذہانت باریک بینی دیکھتے ہیں وہ عمومی طور پر ان سے مرعوب ہو جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ تمام علوم میں ان کا یہی حال ہوگا، حالانکہ یہ ضروری نہیں کہ جو شخص ایک فن میں ماہر وہ ہر فن میں ماہر ہو، پھر جب ان کے بے دینی اور ان کے انکار کو دیکھتے ہیں تو محض تقلیداً وہ بھی دین کا انکار و استخفاف کرنے لگتے ہیں۔

دوسری طرف اسلام کے بعض نادان دوست فلاسفہ کے ہر نظریہ اور ہر دعویٰ کی تردید اپنا فرض اور اسلام کی خدمت سمجھتے ہیں، حتیٰ کہ طبیعیات کے سلسلہ میں ان کی تمام تحقیقات کا بھی انکار کرنے لگتے ہیں۔ اس کا ایک مضر اثر یہ ہوتا ہے کہ جو لوگ ان علمی نظریات وتحقیقات کی صداقت کے قائل ہیں، اور ان کے نزدیک وہ چیزیں پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہیں، ان کا اعتقاد خود اسلام کے بارے میں متزلزل ہو جاتا ہے اور بجائے فلسفہ کے انکار کرنے کے وہ اسلام سے بدگمان ہو جاتے ہیں۔ لے دے کر جو فن مذہب سے متصادم ہوتا ہے، وہ الٰہیات ہے۔ اسی میں انہوں نے زیادہ تر ٹھوکریں کھائی ہیں۔ درحقیقت انہوں نے منطق میں جو شرطیں رکھی تھیں، ان کو وہ الٰہیات میں نباہ نہیں سکے۔ اسی لئے اس میں سخت اختلاف پایا جاتا ہے۔ غرض میں اس نتیجہ پر پہنچ کر کہ فلسفہ سے میری تشفی نہیں ہوگی، اور عقل تنہا تمام مقاصد کا احاطہ نہیں کر سکتی، اور نہ تمام مشکلات کی نقاب کشائی کر سکتی ہے، رہے باطنیہ تو مجھے اپنی کتاب ”مستظہری“ کی تالیف کے سلسلہ میں ان کے مذہب کے مطالعہ کرنے کا اچھی طرح موقع ملا۔ میں نے دیکھا کہ ان کے عقائد کا دار و مدار امامِ وقت کی تعلیم پر ہے۔ لیکن امامِ وقت کا وجود اور اس کی صداقت خود محتاج دلیل ہے۔ اور یہ دونوں حد درجہ مشتبہ ہیں۔ اب صرف تصوف باقی رہ گیا۔ میں ہمہ تن تصوف کی طرف متوجہ ہوا۔ تصوف علمی بھی ہے عملی بھی ہے۔ میرے لئے علم کا مطالعہ آسان تھا۔ میں نے ابو طالب مکی کی ”قوت القلوب“ اور حارث محاسبی کی تصنیفات اور حضرت جنید شبلی و بایزید بسطامی وغیرہ کے ملفوظات پڑھے اور علم کے راستے سے جو کچھ حاصل کیا جاتا تھا، وہ میں نے حاصل کر لیا، لیکن مجھے معلوم ہوا کہ اصلی حقائق تک تعلیم کے ذریعہ سے نہیں، بلکہ ذوق وحال اور حالات کی تبدیلی سے پہنچا جا سکتا ہے، جو علوم میرا سرمایہ تھے، خواہ وہ شرعی ہوں یا عقلی، ان سے مجھے وجود باری، نبوت اور معاد پر ایمان راسخ حاصل ہو چکا تھا، لیکن یہ بھی کسی دلیل محض سے نہیں، بلکہ ان اسباب وقرائن اور تجربوں کی بنا پر جن کی تفصیل مشکل ہے۔ مجھ پر یہ اچھی طرح سے واضح ہو چکا تھا کہ سعادتِ اُخروی کی صورت صرف یہ ہے کہ تقویٰ اختیار کیا جائے اور نفس کو اس کی خواہشات سے روکا جائے اور اس کی تدبیر یہ ہے کہ دار فانی سے بے رغبتی، آخرت کی طرف میلان وکشش اور پوری یکسوئی کے ساتھ توجہ الی اللہ کے ذریعہ قلب کا علاقہ دنیا سے ٹوٹ جائے، لیکن یہ جاہ و مال سے اعراض اور موانع وعلائق سے فرار کے بغیر ممکن نہیں، میں نے اپنے حالات پر غور کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ میں سرتاپا علائق دنیوی میں غرق ہوں، میرا سب سے افضل عمل تدریس وتعلیم کا معلوم ہوتا تھا، لیکن ٹٹولنے سے معلوم ہوا کہ میری تمام تر توجہ ان علوم پر ہے، جو نہ تو اہم ہیں اور نہ آخرت کے سلسلہ میں کچھ فائدہ پہنچانے والے ہیں، میں نے اپنی تدریس کی نیت کو دیکھا تو وہ بھی خالص لوجہ اللہ نہ تھی، بلکہ اس کا باعث ومحرک بھی محض طلب جاہ وحصول شہرت تھا، جب مجھے یقین ہوگیا کہ میں ہلاکت کے غار کے کنارے کھڑا ہوا ہوں، اگر میں نے اصلاح حال کی کوشش نہ کی تو میرے لئے سخت خطرہ ہے، میں ایک عرصہ تک اس سب کو چھوڑ دینے اور بغداد سے نکل جانے کا ارادہ کرتا رہا لیکن اس کا فیصلہ نہ کر سکا، چھ مہینے اسی کشمکش میں گذر گئے کہ کبھی تو دنیاوی خواہشات کشش کرتیں اور کبھی ایمان کا منادی پکارتا، کہ کوچ قریب ہے، تھوڑی عمر باقی ہے طویل سفر درپیش ہے اور یہ سب علم وعمل محض ریا وتخیلات ہیں کبھی نفس کہتا کہ عارضی حالت ہے، اللہ نے جو کچھ جاہ وعزت دے رکھی ہے چھوڑنے کے بعد اگر پھر واپس آنے کا خیال ہو تو اس کا دوبارہ حصول مشکل ہے، غرض اسی لیت ولعل میں چھ مہینے گذر گئے، یہاں تک کہ اب معاملہ بس سے باہر ہو گیا، زبان بھی رک گئی جیسے اس میں تالا پڑ گیا ہو، میں کوشش کرتا تھا کہ آنے جانے والوں کی خوشی کے لئے ایک ہی دن پڑھاؤں لیکن زبان بالکل ساتھ نہیں دیتی تھی، اور ایک لفظ بھی نہیں نکلتا تھا، زبان کی بندش سے قلب میں ایک رنج وغم کی کیفیت پیدا ہوئی جس کے اثر سے قوت ہاضمہ نے بالکل جواب دے دیا، کھانے پینے کی خواہش بالکل جاتی رہی یہاں تک کہ ایک گھونٹ پانی کھانے کے ایک لقمہ کا ہضم کرنا بھی میرے لئے دشوار ہو گیا، رفتہ رفتہ تمام قوائے جسمانی پر ضعف کا غلبہ ہوا یہاں تک کہ اطبا نے علاج سے ہاتھ اٹھا لیا اور کہا کہ قلب پر کوئی اثر ہے اور اس سے مزاج متاثر ہو گیا ہے، جب تک قلب سے یہ اثر نہ جائے اس وقت تک علاج کچھ سودمند نہیں، جو میں نے دیکھا تو میں اس معاملہ میں بالکل بے بس ہوں، تو میں نے اللہ کی طرف رجوع کیا اور اضطراری کیفیت کے ساتھ اس سے دعا کی، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس جاہ و مال اور اہل وعیال کا چھوڑ دینا مجھے آسان معلوم ہونے لگا، میں نے مکہ کا قصد ظاہر کیا اور میرے دل میں یہ تھا کہ میں شام کا سفر کروں گا اور بڑے لطائف ایحل سے میں نے بغداد سے نکلنے کا سامان کیا، اہل عراق کو جب میرا قصد معلوم ہوا تو انہوں نے چاروں طرف سے مجھے ملامت کرنی شروع کی، اس لئے کہ کسی کے خیال میں بھی یہ بات نہیں آ سکتی تھی کہ اس ترک وانقطاع کا کوئی دینی سبب بھی ہو سکتا ہے، اس لئے کہ ان کے خیال میں مجھے دین کا بلند ترین منصب حاصل تھا" ذالک مبلغھم من العلم" پھر لوگوں نے طرح طرح کی قیاس آرائیاں شروع کیں، جو مرکز حکومت سے دور تھے انہوں نے خیال کیا کہ اس میں کچھ حکام کا اشارہ ہے اور ان کے ایماء سے یہ خدمت ترک کی جا رہی ہے، لیکن جن لوگوں کا حکومتی حلقوں سے تعلق تھا وہ دیکھتے تھے کہ اہل حکومت کو کس قدر میرے قیام پر اصرار ہے، اور ان کی کیسی شدید خواہش ہے کہ میں اپنے کام میں مشغول رہوں، وہ یہ کہتے تھے کہ اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ اسلام کی اس رونق اور علمی چہل پہل کو کسی کی نظر لگ گئی ہے کہ یہ شخص سب چھوڑ چھاڑ کر جا رہا ہے، غرض میں نے بغداد کو الوداع کہا اور جو کچھ میرے پاس مال ومتاع تھا، اس میں سے بقدر کفاف رکھ کر سب بانٹ دیا، بغداد سے میں شام آیا، اور وہاں دو سال کے قریب رہا، وہاں میرا کام عزلت وخلوت اور مجاہدے کے سوا کچھ نہ تھا میں نے علم تصوف سے جو کچھ حاصل کیا تھا اس کے مطابق نفس کے تزکیہ، اخلاق کی درستگی وتہذیب اور ذکر اللہ کے لئے اپنے قلب کو مصفا کرنے میں مشغول رہا، میں مدت تک دمشق کی جامع مسجد میں معتکف رہا، مسجد کے منارے پر چڑھ جاتا اور تمام دن دروازہ بند کئے وہیں بیٹھا رہتا، دمشق سے میں بیت المقدس آیا وہاں بھی روزانہ صخرہ کے اندر چلا جاتا اور دروازہ بند کر لیتا، سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی زیارت کے بعد میری طبیعت میں حج وزیارت کا شوق اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے برکات سے استفادہ کا خیال ہوا، چنانچہ میں حجاز گیا، حج کرنے کے بعد اہل و عیال کی کشش اور بچوں کی دعاؤں نے مجھے وطن پہنچایا، حالانکہ میں وطن کے نام سے کوسوں بھاگتا تھا۔ وہاں بھی میں نے تنہائی کا اہتمام رکھا اور قلب کی صفائی سے غافل نہیں ہوا، لیکن حوادث و واقعات، اہل وعیال کے افکار اور معاشی ضرورتیں طبیعت میں انتشار پیدا کرتی رہتی تھیں اور دلجمعی اور سکونِ قلب مسلسل نہیں رہتا تھا، لیکن میں اس سے مایوس نہیں ہوتا تھا، اور وقتاً فوقتاً اس سے لذت یاب ہوتا رہتا تھا۔ دس برس اسی حالت میں گزر گئے۔ ان تنہائیوں میں مجھے جو انکشافات ہوئے اور جو کچھ مجھے حاصل ہوا، اس کی تفصیل اور اس کا استقصاء تو ممکن نہیں، لیکن ناظرین کے نفع کے لئے اتنا ضرور کہوں گا کہ مجھے یقینی طور پر معلوم ہو گیا کہ صوفیاء ہی اللہ کے راستے کے سالک ہیں۔ ان کی سیرت بہترین سیرت، ان کا طریق سب سے زیادہ مستقیم اور ان کے اخلاق سب سے زیادہ تربیت یافتہ اور صحیح ہیں۔ اگر عقلاء کی عقل، حکماء کی حکمت، اور شریعت کے رمز شناسوں کا علم مل کر بھی ان کی سیرت و اخلاق سے بہتر لانا چاہے تو ممکن نہیں۔ ان کے تمام ظاہری و باطنی حرکات وسکنات مشکوٰۃِ نبوت سے ماخوذ ہیں، اور نورِ نبوت سے بڑھ کر روئے زمین پر کوئی نور نہیں۔ جس سے روشنی حاصل کی جائے۔“

(ماخوذ از تاریخ دعوت وعزیمت)

کتب خانوں کی تاریخ اور مسلمانوں کا علمی انہماک

شمیم طارق

کُتب خانہ ایک ایسا ادارہ ہے جہاں کتابوں کی شکل میں انسانی خیالات، تجربات اور مشاہدات کی حفاظت کی جاتی ہے تاکہ ایک شخص کے خیالات سے نہ صرف اس کی نسل کے ہزاروں افراد بلکہ اس کے بعد آنے والی نسلوں کے افراد بھی استفادہ کرتے رہیں۔ کتب خانوں کا وجود یعنی کتابوں کو ایک خاص جگہ اس طرح محفوظ رکھنے کا انتظام کہ وہ محفوظ رہیں اور بوقت ضرورت بغیر کسی دشواری کے حاصل کی جاسکیں، کسی نہ کسی شکل میں قدیم ترین زمانے سے ملتا ہے۔ چنانچہ بعثت نبوی ﷺ سے قبل ہی ہندوستان، ایران، یونان وغیرہ میں لائبریریاں قائم ہو چکی تھیں۔ انگریزی زبان کا لفظ Library لاطینی زبان کے لفظ Libra سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں چھال یا گودہ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شروع میں کتابیں یا تحریریں پیپرس (Papyrus) نامی درخت کی چھال پر لکھی جاتی تھیں۔ مٹی اور چھال کے استعمال سے پہلے اس مقصد کے لیے پتھر کا بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ چنانچہ تحریروں کے اولین نقوش پتھروں پر ہی ملتے ہیں۔ لوہے، تانبے اور کانسے کی ایجاد کے بعد ان چیزوں کو بھی تحریروں کے لیے استعمال کیا جانے لگا۔ ان کو استعمال کرنے کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ تحریر کو مزید صاف اور خوشنما بنایا جاسکے۔ ابتدا میں جن چیزوں کو کاغذ کی طرح استعمال کیا گیا ان میں کھال بھی شامل تھی، البتہ پیپرس (Papyrus) کے استعمال کی مدت بہت طویل ہے۔ کاغذ کی ایجاد جو چین کی رہین منت ہے اس کے بعد ہوئی اور کاغذ کی ایجاد کے ساتھ ہی لکھنے پڑھنے کے ذرائع میں ایک انقلاب پیدا ہوگیا۔ چھاپہ خانوں کی ابتدا نے اس انقلاب کو مزید ہمہ گیر بنا دیا۔ لکھنے پڑھنے کی ابتدا چونکہ سب سے پہلے ایشیائے کوچک، مصر اور چین میں ہوئی تھی اس لیے سب سے پہلے کتب خانوں کی بنیاد بھی یہیں پڑی۔ قدیم نینوا کے کھنڈرات سے ایک کتب خانہ برآمد ہوا ہے جو ۷۰۰ قبل مسیح کا ہے۔ اس کتب خانہ کی تقریباً ۲۲ ہزار مٹی کی تختیاں برٹش میوزیم میں محفوظ ہیں۔ چوتھی صدی قبل مسیح کے ایتھنز میں ایک بڑا کتب خانہ موجود تھا۔ چھٹی صدی قبل مسیح کے یونانی مندروں میں بھی کتب خانوں کے موجود ہونے کے سراغ ملتے ہیں۔ ارسطو اور افلاطون کے ذاتی کتب خانے مشہور رہیں مگر ان سے بھی قبل تقریباً دو ہزار قبل مسیح میں مصر کے فرعونوں کے محلوں میں کتب خانوں کی موجودگی کے شواہد مسترد نہیں کیے جاسکتے۔ بابل کے کتب خانوں میں موجود مٹی کی تختیاں آج بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔ ۳۲۳ قبل مسیح میں اسکندریہ کے مشہور کتب خانہ میں پیپرس پر لکھی ہوئی تقریباً پانچ لاکھ کتابیں موجود تھیں۔ ۵۰ قبل مسیح میں ان کی تعداد بڑھ کر سات لاکھ تک پہنچ گئی تھی۔ ۴۷ قبل مسیح جولیس سیزر کے لشکر نے ان میں سے بہت سی کتابوں کو جلا کر راکھ کر دیا اور پھر بچی کچھی کتابوں کو تھیوڈرس کے حکم سے ضائع کر دیا تھا۔ اس کو شکایت تھی کہ ان کتابوں سے کفر وشرک کی بُو آتی ہے۔

لکھنے پڑھنے کا رواج عام ہونے کے ساتھ گھر گھر کتب خانے قائم ہونے لگے۔ لوگ کتابوں کو بہت احتیاط سے دھوپ کے رُخ پر رکھتے تھے تاکہ انہیں دیمک اور کیڑوں سے نقصان نہ پہنچے۔ عیسائیوں کے گرجا گھروں میں بھی کتب خانے ہوا کرتے تھے۔ ۲۰۰ء میں اسکندریہ کے گرجا گھر میں ایک کتب خانہ موجود تھا۔ ۲۵۰ء میں بشپ اسکندر نے یروشلم کے گرجا گھر میں کتب خانہ قائم کیا تھا۔ ارسطو کا ذاتی کتب خانہ بھی روم لایا گیا تھا۔

یورپ میں کتب خانوں کی ابتدا بادشاہوں اور امیر زادوں کے ذاتی کتب خانوں سے ہوئی، وہ بھی بہت بعد میں۔ فرانس کا موجودہ قومی کتب خانہ چارلس ہشتم کا ذاتی کتب خانہ تھا۔ ان کتب خانوں سے صرف خواص ہی مستفید ہو سکتے تھے۔ مطالعہ پر سخت پابندی تھی کیونکہ علم حاصل کرنا صرف خواص کا حق سمجھا جاتا تھا۔ کتابیں زنجیروں میں باندھ کر رکھی جاتی تھیں تاکہ کوئی عام آدمی ان کو نہ پڑھ سکے۔

ہندوستان میں مہا بھارت کے زمانہ سے ہی ویدوں اور شاستروں کے لکھے جانے کا سراغ ملتا ہے۔ بودھ گرنتھ جمع کرنا ثواب کا کام سمجھا جاتا تھا۔ بودھ اور جین مٹھوں میں مختلف مذاہب کی ہزاروں کتابیں موجود تھیں۔ ساتویں صدی عیسوی کے چینی سیاح ہوانگ سانگ نے نالندہ (بہار) میں ہزاروں کتابوں کی موجودگی کا ذکر کیا ہے۔ مشہور ہے کہ وطن لوٹتے ہوئے وہ جو کتابیں اپنے ساتھ لے گیا تھا وہ ۲۲ گھوڑوں پر لدی ہوئی تھیں۔ راجہ بھوج کے مشہور کتب خانے کا منتظم مشہور شاعر وان بھٹ تھا۔ قدیم کتب خانوں میں تکشلا، وکرم شلا اور ولبھی کے نام مشہور ہیں۔ ایک دوسرا چینی سیاح فاہیان نالندہ کے کتب خانے سے مختلف مضامین کی تقریباً ساڑھے چھ سو کتابیں نقل کرا کر اور تقریباً پانچ سو قلمی نسخے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ پال کے زمانہ میں وکرم شلا یونیورسٹی کا کتب خانہ اپنے کثیر ذخیرۂ کتب کے سبب اپنی مثال آپ تھا اور اس کی مثال دی جاتی تھی۔ اموی اور عباسی دور میں مسلمانوں نے بھی بڑے بڑے کتب خانے قائم کیے تھے جس کا سلسلہ ہندوستان کے مسلم دورِ حکومت تک پھیلا ہوا ہے۔ یہاں مسلمان بادشاہوں میں سب سے پہلے علاء الدین خلجی نے عوامی کتب خانوں کی بنیاد ڈالی اور امیر خسروؒ کو شاہی کتب خانے کا نگراں مقرر کیا۔ نظام الدین اولیاء کے ذاتی کتب خانے کی دیکھ بھال بھی امیر خسروؒ ہی کے سپرد تھی۔ ہمایوں کے کتب خانہ کے آثار دہلی کے پرانے قلعے میں آج بھی پائے جاتے ہیں۔ اکبر کے زمانہ میں عبدالرحیم خانخاناں اور فیضی کے کتب خانوں کو بڑی شہرت حاصل تھی جن میں نجوم، فلسفہ، قانون، حکمت، تصوف، شاعری کے علاوہ جیومیٹری کی کتابیں بھی تھیں اور مضامین کے لحاظ سے درجہ بندی کر کے ان کتابوں کو علیحدہ علیحدہ رکھا جاتا تھا۔ اکبر کی موت کے وقت قلعے میں تقریباً چوبیس ہزار نایاب کتابیں موجود تھیں جن میں رامائن اور مہا بھارت کے فارسی تراجم بھی شامل تھے۔ اکبر کی طرح جہانگیر کو بھی کتابوں سے دلچسپی تھی اور سفر وشکار میں وہ اپنے ساتھ کتابیں لے جایا کرتا تھا۔ شاہجہاں کے ذاتی کتب خانہ میں بیس ہزار کتابیں موجود ہونے کی روایت ملتی ہے۔ اورنگ زیب نے علمی اور مذہبی کتابوں کا اچھا خاصا ذخیرہ اکٹھا کر لیا تھا۔ اس کی بیٹی زیب النساء نے بھی عالموں کے لیے ایک بہترین کتب خانہ بنوایا تھا جو ہوادار کمروں اور ضرورت کی دوسری چیزوں سے مزین تھا۔ دیگر مغل شاہزادے اور شاہزادیاں بھی کتابوں میں دلچسپی لیتے تھے اور ان کے ذاتی کتب خانے ہوا کرتے تھے، دکن میں بہمنی راجہ بھی علم دوست تھے۔ مشہور بہمنی وزیر محمود گاواں اپنی ساری کمائی کتابوں اور کتب خانوں پر خرچ کرتا تھا۔ بیجا پور کے عادل شاہی دور میں بھی کئی بڑے کتب خانے تھے۔ میسور کے راجا چکا دیو رائے (۱۶۷۲ء۔ ۱۷۰۴ء) کے یہاں سنسکرت اور تاریخ کی کتابوں کی بہت بڑی تعداد تھی۔ گجرات میں ۹۸۰ء میں ایک کتب خانے کا ذکر ملتا ہے۔ ٹیپو سلطان کے کتب خانے میں دو ہزار نایاب کتابیں تھیں جن میں سے بہت سی کتابیں آج بھی کلکتہ کی ایشیاٹک سوسائٹی میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ سلطان ٹیپو کی عادت تھی کہ وہ جو کتاب پڑھ لیتے تھے اس پر دستخط کر دیتے تھے۔ ان کے محل سے جو کتابیں برآمد کی گئیں ان میں سے بیشتر پر ان کے دستخط تھے۔ مغل حکومت کے زوال کے بعد نواب اور صوبیدار حکمراں ہوئے تو انہوں نے بھی کتب خانوں کے قیام میں دلچسپی لی۔ مدرسوں کے کتب خانے شاہی کتب خانوں سے الگ تھے۔ ان میں قرآن، حدیث، فقہ اور منطق وفلسفہ پر قابل لحاظ تعداد میں کتابیں جمع کی جاتی تھیں۔ ۱۸۸۹ء میں کاٹھیاواڑ کے ایک مدرسہ میں ایک بڑا کتب خانہ قائم تھا۔ کئی مسجدوں کے ساتھ بھی کتب خانے ملحق تھے۔ مختصر یہ کہ عہدِ وسطیٰ کے ہندوستان میں کتب خانوں کا جال پھیلا ہوا تھا اور ان میں علم وسائنس کی ایسی ایسی نایاب ونادر کتابیں موجود تھیں جن پر آج کی جدید سائنس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔

انگریزی دورِ حکومت میں ذرائع ترسیل کی ترقی کے سبب کتابوں کو فروغ حاصل ہوا۔ اس زمانہ میں بمبئی، کلکتہ اور مدراس جیسے بڑے بڑے شہروں میں عوامی کتب خانے کھولے گئے۔ بمبئی کی رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے تحت ۱۸۰۴ء میں ایک کتب خانہ قائم ہوا۔ اس سے قبل بنگال میں فورٹ ولیم کے رائل ایشیاٹک سوسائٹی میں ایک کتب خانہ قائم کیا جا چکا تھا۔ ۱۹۰۳ء میں کلکتہ کے مختلف کتب خانوں کو ملا کر ''امپریل لائبریری'' بنائی گئی اور اسے عوام کے لیے کھول دیا گیا۔ آزادی کے بعد اسی کا نام بدل کر ''نیشنل لائبریری'' رکھ دیا گیا۔ لائبریری سائنس کا پہلا کورس بھی یہیں شروع کیا گیا اس کے علاوہ پہلی ''لائبریری ایسوسی ایشن'' کا قیام بھی یہیں عمل میں آیا۔ بڑودہ میں کتب خانوں کا کام ایک منظم تحریک کی شکل میں ہوا۔ ۱۹۱۰ء میں سر ولیم اے بوڈن (W.A.Bodon) کو بڑودہ کے کتب خانوں کا ڈائریکٹر مقرر کیا گیا جنہوں نے تین سال کے عرصے میں پورے صوبے میں کتب خانوں کا ایک جال بچھا دیا اور ان کی نگرانی میں مختلف حدود میں الگ الگ سطحوں پر کتب خانے قائم کیے گئے۔ گشتی کتب خانہ بھی قائم کیا گیا۔ بڑودہ سرکار نے ایک دارالترجمہ بھی قائم کیا۔ خواتین اور بچوں کے لیے بھی مخصوص کتب خانے قائم کیے گئے اور اخبارات کی کٹنگ کا ایک الگ شعبہ قائم ہوا۔ لائبریری ٹریننگ کا بھی انتظام کیا گیا۔ ۱۹۳۴ء میں سر سیاجی راؤ گائیکواڑ کے انتقال سے اس تحریک کو شدید نقصان پہنچا مگر اپنی زندگی میں وہ جو کام کر چکے تھے اس سے دوسروں کو تحریک ملتی رہی۔

حکومت ہند نے وقتاً فوقتاً مختلف کمیشن اور کالج و اسکول کے علاوہ یونیورسٹی کے لیے لائبریریاں قائم کیں جن میں انڈین ایجوکیشن کمیشن (۱۸۸۲ء) انڈین یونیورسٹی کمیشن (۱۹۰۲ء)، کلکتہ یونیورسٹی کمیشن (۱۸۔۱۹۱۷ء)، یونیورسٹی ایجوکیشن کمیشن (۴۹۔۱۹۴۸ء)، سیکنڈری ایجوکیشن کمیشن (۶۶۔۱۹۶۴ء) قابل ذکر ہیں۔ ان مختلف کمیشنوں اور کمیٹیوں کی سفارشات کے نتیجے میں مختلف قسم کی لائبریریوں کے قیام اور ان کے فروغ میں بہت مدد ملی۔ لیکن سر سیاجی راؤ گائیکواڑ نے ۱۹۰۶ء سے ۱۹۱۱ء) کے دوران کتب خانوں کے قیام میں جو دلچسپی لی تھی اور اس کا جو نتیجہ برآمد ہوا تھا اس کی کوئی دوسری مثال نہیں ہے۔ اس سے پہلے ۱۹۶۷ء کے اس حکم سے بھی کہ ناشر کتاب شائع ہوتے ہی ایک کاپی نیشنل لائبریری کو بھیجے تاکہ اندازہ کیا جاسکے کہ ملک میں کتنی کتابیں شائع ہوئیں، کتب خانے کے قیام کی تحریک کو فائدہ پہنچا تھا۔ اس کا نقطۂ عروج ۱۹۴۱ء میں ''آندھرا لائبریری ایسوسی ایشن'' کا قیام اور اس کے تحت لائبریری سے متعلق ایک رسالہ کے اجرا کے علاوہ ایک ''بحری لائبریری'' کا قیام تھا جو دریا کے کنارے رہنے والوں کو کتابیں فراہم کیا کرتی تھی۔

علامہ شبلی (۱۸۵۷۔۱۹۱۴ء) مؤرخ ہونے کی حیثیت سے تاریخ پر تو نظر رکھتے ہی تھے حالات حاضرہ سے بھی بے خبر نہیں تھے اس لیے کتب خانوں کی تاریخ کے ساتھ کتب خانوں کے قیام کی تحریک میں ان کی دلچسپی بڑھتی گئی اور انہوں نے اسلامی کتب خانوں کی گمشدہ تاریخ کی بازیافت کی، اسکندریہ کے کتب خانے کی تباہی کی حقیقت بیان کی اور پھر...

اعلیٰ مصنفین کی جماعت تیار کرنے، اہم کتابوں کی تصنیف وتالیف وترجمہ کرنے اور ان کی طباعت واشاعت کی سبیل پیدا کرنے کے لیے ''دارالمصنفین'' کے قیام کے منصوبے کے علاوہ تلامذہ اور معتقدین ومتوسلین کی ایک جماعت بھی تیار کی۔ اس جماعت نے مسلم ملکوں کے کتب خانوں کی تاریخ نظام ترتیب اور کتب خانوں میں موجود موضوعات کے تعارف میں تحقیقی مضامین لکھے اور شائع کیے۔ ''کتب خانہ اسکندریہ'' پر الگ مضمون لکھ کر بعض مغرب نواز مؤرخین کے اعتراضات کو بے اصل ثابت کیا۔ اس موضوع پر ان کے کچھ دوسرے مضامین بھی معارف کی فائلوں میں موجود ہیں۔ مثلاً انڈیا آفس میں اردو کا خزانہ'' اور ''اردو کتب خانے''۔ مولانا عبدالسلام ندوی کے جو مضامین ومقامات ''الندوہ''، ''الہلال'' اور ''معارف'' کی فائلوں میں بکھرے ہوئے ہیں ان میں حروف شناسی اور کتب خانوں سے متعلق بھی کئی مضامین ہیں مثلاً.....

☆ ایران کا قدیم خط الندوہ، لکھنؤ ۱۹۰۶ء

☆ علم فیلالوجی اور اسلام الندوہ، لکھنؤ ۱۹۰۹ء

☆ کیا مسلمانوں نے مطابع ایجاد کر لیے تھے؟ الندوہ لکھنؤ ۱۹۱۰ء۔

☆ احمد ذکی کی بک اور قسطنطنیہ کے کتب خانے الندوہ، لکھنؤ ۱۹۱۰ء

☆ موجودہ مشرقی کتب خانے۔ معارف جولائی تا ستمبر ۱۹۱۹ء

☆ اندلس کے علمی آثار معارف نومبر ۱۹۳۲ء

☆ دارالتالیف کابل معارف نومبر ۱۹۳۲ء

ان کے علاوہ معارف کے ''شذرات'' اور ''اخبار علمیہ'' کے تحت بھی انہوں نے اس موضوع پر کئی مضامین لکھے اور شائع کیے۔ مولانا ابوظفر ندوی اور سید نجیب اشرف ندوی نے بھی کتب خانوں سے متعلق کئی اہم مضامین سپرد قلم کیے۔ مثلاً مولانا سید ابوظفر ندوی نے ''ہندوستان کے کتب خانے'' اور ''ہندوستان میں کاغذ سازی کی تاریخ'' کے عنوان سے جو مضامین لکھے وہ اہم معلومات کا ذخیرہ ہیں۔ سید نجیب اشرف ندوی نے اس موضوع پر جو مضامین لکھے ان کے عنادین یہ ہیں:

☆ ایک مشرقی کتب خانہ

☆ کتب خانہ مشرقیہ (پٹنہ) خدا بخش خاں کی چند نادر کتابیں۔

☆ انڈیا آفس لائبریری میں اردو مخطوطات

☆ ایرانی کتب خانوں کے چند علمی نوادر

ان مضامین کے عنادین سے ہی ان کی نوعیت اور اہمیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

(بحوالہ: ماہنامہ ''افکار ملی'' مارچ ۲۰۰۹ء)